روزنامہ
وطن
WATTAN
The Urdu Daily
بڈگام

جمعرات
27 فروری 2025
THURSDAY
27-FEBRUARY-2025

The Urdu Daily WATTAN Budgam
RNI No. JKURD/2011/37141
جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 47 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے

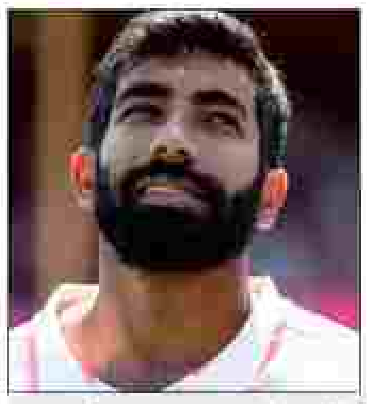

ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ جیت یاد رہے گی
صفحہ 08

بچن کی بیٹنگ انڈیا ماسٹرز کامیاب
صفحہ 08

جب ہدف ترقی اور امن ہے تو راج بھون اور یوٹی حکومت کے درمیان تصادم کی کوئی وجہ نہیں

ریاستی درجہ کی بحالی کیلئے پُرعزم

بے گناہ کو ہراساں نہ کیا جائے اور مجرم کو بخشا نہیں جانا چاہئے ہمارا اصول: لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا

سرینگر/26 فروری//

جب ہدف ترقی اور امن ہے تو راج بھون اور یوٹی حکومت کے درمیان تصادم کی کوئی وجہ نہیں ہے کی بات کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ دینا وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کا عہد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب کسی بھی دہشت گرد تنظیم کا کوئی بھی اعلیٰ کمانڈر زندہ نہیں ہے اور مقامی نوجوانوں کی بھرتی کم ہے جس سے پڑوسی ملک پریشان ہے جو دراندازوں کو بھیجنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پی ٹی آئی کے مطابق ایک قومی ہندی نیوز چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے راج بھون اور وزیر اعلیٰ کے درمیان ہموار تعلقات کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جب ہدف ترقی اور امن ہے تو راج بھون اور یوٹی حکومت کے درمیان تصادم کی کوئی وجہ نہیں ہے انہوں نے زور دے کر کہا۔ "جب ہدف ترقی اور امن ہے تو کسی قسم کی تصادم کی کوئی وجہ نہیں ہے۔" جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ دینے پر لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے پارلیمنٹ میں اس کی یقین دہانی کرائی ہے جبکہ وزیر اعظم نریندر مودی نے سرینگر میں یکجا ہونے پر عہد کیا تھا کہ جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کیا جائے گا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ کشمیر میں دہشت گردی کا ہیجان تھا اور جموں پرامن تھا، اس لیے جموں سے سیکورٹی فورسز کو واپس بلا لیا گیا لیکن ہمارے پڑوسی (پاکستان) جو کہ پرامن انتخابات ہونے یا اپنے ہی ملک میں مسائل ہونے پر پریشان ہوتا ہے، جموں کے خطے کو پریشان کرنے کے لیے دہشت گرد بھیج رہا ہے۔ تاہم اب سیکورٹی فورسز کی موجودگی بڑھا دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا "سردیوں میں، ہم جموں کے علاقے میں دہشت گردوں کے خلاف کامیابیوں کی توقع کر رہے تھے لیکن وہ اس حد تک نہیں تھے۔ ہم خطے میں مستقل امن کی بحالی کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جموں کے لوگ قوم پرست ہیں اور وہ دہشت گردی برداشت نہیں کریں گے۔" انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کا رہنما اصول ہے کہ کسی بے گناہ کو ہراساں نہیں کیا جانا چاہئے اور کسی مجرم کو بخشا نہیں جانا چاہئے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ سیلانیوں نے 32 سال بعد کام شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے۔۔۔101

ڈیجیٹل پولیسنگ کی طرف ایک اور اہم قدم

سرینگر/26 فروری//

ڈیجیٹل پولیسنگ کی طرف ایک اور اہم قدم کے تحت اونتی پورہ پولیس نے الیکٹرانک میل (ای میل) کے ذریعے پہلی ایف آئی آر درج کر لی۔ سی این آئی کے مطابق اونتی پورہ پولیس نے بھی ڈیجیٹل پولیسنگ میں اپنا کام شروع کر دیا جس دوران پولیس اسٹیشن کھریو نے ای میل کے ذریعے درج کی گئی شکایت کے بعد اپنی پہلی الیکٹرانک فرسٹ۔۔۔103

ڈی جی سی آر پی ایف کا پلوامہ اور کوکرناگ کا دورہ

سیکورٹی صورتحال کی جانکاری کے علاوہ آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا

سرینگر/26 فروری//

ڈائریکٹر جنرل سی آر پی ایف جی پی سنگھ بنگالی دورے پر وارد کشمیر ہوئے جس دوران انہوں نے کوکرناگ اور پلوامہ کا دورہ کرکے وہاں سیکورٹی اور آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس موقعے پر انہیں سیکورٹی صورتحال کے بارے میں جانکاری دینے کے علاوہ آپریشنوں کے بارے میں بھی تفصیلی طور پر آگاہ کیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کے ڈائریکٹر جنرل جی پی سنگھ بنگالی دورے پر وارد کشمیر ہوئے جس دوران انہوں نے کوکرناگ اور پلوامہ میں نیم فوجی دستوں کی یونٹوں کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران انہوں نے آپریشنل تیاریوں اور جنوبی کشمیر میں موجودہ سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے سی آر پی ایف کے اہلکاروں کے ساتھ بات چیت کی اور جموں وکشمیر۔۔۔102

3 مارچ تک 2 مراحل میں ہلکی سے موسلادار بارش اور ہلکی سے بھاری برفباری کی پیشگوئی

آج سے جنوبی کشمیر، وادی چناب اور دیگر علاقوں میں مغربی ہواؤں کا زیادہ اثر: موسمیات مرکز سرینگر

سری نگر، 26 فروری//

موسمیاتی ماہرین کی جموں وکشمیر مغربی ہواؤں کے عمل دخل کے باعث 3 مارچ تک 2 مراحل میں ہلکی سے موسلادار بارش اور ہلکی سے بھاری برف باری کی پیش گوئی، کے بیچ منگل کی شام سے پیر پنچال کے آر پار برف وباراں کا سلسلہ جاری ہے، اور اسی دوران میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی بارش اور کچھ بالائی مقامات پر ہلکی برف باری بھی ہوئی۔ تازہ برف وباراں کی وجہ سے پوری کشمیر وادی میں درجہ حرارت میں نمایاں کمی آنے سے سردی کی شدت میں اچانک اضافہ ہوا جبکہ بدھ کو دن بھر سری نگر سمیت بیشتر علاقوں میں مطلع ابر آلود رہنے اور وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جاری رہنے کے ساتھ۔۔۔104

جموں وکشمیر میں بھی مہاشیوراتری جوش وخروش کیساتھ منائی گئی

وزیر اعظم، ایل جی اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سمیت دیگر لیڈران کی مبارکباد

سرینگر/26 فروری//

ملک کے مختلف حصوں کے ساتھ ساتھ جموں وکشمیر میں بھی مہا شیوراتری جوش وخروش کے ساتھ منائی گئی۔ اسی دوران وزیر اعظم نریندر مودی، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سمیت دیگر سیاسی لیڈران نے عوام کو مبارکباد پیش کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق ملک بھر کے ساتھ ساتھ جموں وکشمیر میں بھی مہا شیوراتری پر تقریبات منعقد ہوئیں۔ یہ تہوار دیوی پاروتی کے ساتھ بھگوان شیو کی شادی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اتر پردیش میں بڑی تعداد میں لوگ وارانسی کے کاشی وشوناتھ مندر پہنچ گئے۔ عقیدت مند اس موقع پر دریائے۔۔۔107

خراب موسمی صورتحال کے پیش نظر

کنگڈوری اور افروٹ تک گنڈولہ سروس عارضی طور پر معطل

سرینگر/26 فروری//

خراب موسمی صورتحال کے پیش نظر شہرہ آفاق گلمرگ میں کنگڈوری اور افروٹ تک گنڈولہ سروس عارضی طور پر معطل کر دی گئی جبکہ حکام نے کہا کہ یہ فیصلہ سیاحوں کی حفاظت کیلئے لیا گیا اور یقین دہانی کرائی کہ مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ٹکٹ ہولڈروں کو مکمل رقم کی واپسی فراہم کی جائے گی۔ سی این آئی کے مطابق خراب موسم اور مسلسل برفباری کے بیچ شہرہ آفاق گلمرگ میں گنڈولہ سروس کنگڈوری اور افروٹ کیلئے عارضی طور پر معطل کر دی گئی۔ کیبل کار پروجیکٹ کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ یہ فیصلہ سیاحوں کی حفاظت کیلئے لیا گیا ہے اور حکام نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ٹکٹ ہولڈروں کو مکمل رقم کی واپسی فراہم کی جائے گی۔ خیال رہے کہ گلمرگ گنڈولہ، جو دنیا کی اعلیٰ ترین۔۔۔106

پٹھان کوٹ میں بین الاقوامی سرحد پر دراندازی کی کوشش ناکام

درانداز ہلاک، سندر بنی راجوری میں فائرنگ واقعہ میں فوجی گاڑی کو نقصان

سرینگر/26 فروری//

بین الاقوامی سرحد پر بی ایس ایف نے دراندازی کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے درانداز کو ہلاک کر دیا جبکہ راجوری کے سندر بنی علاقے میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ واقع گاؤں میں فائرنگ کا واقعہ پیش آنے کے بعد تلاشی آپریشن بڑے پیمانے پر شروع کر دیا گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرحدی حفاظتی فورس (بی ایس ایف) نے پٹھان کوٹ میں بین الاقوامی سرحد کے ساتھ دراندازی کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے ایک نامعلوم درانداز کو ہلاک کر دیا۔ بی ایس ایف نے کہا کہ 26 فروری کو صبح سے پہلے۔۔۔105

اننت ناگ اور چھانہ پورہ میں آتشزدگیاں

پرائمری اسکول کی عمارت اور درزی کا دکان جل کر خاکستر

سرینگر/26 فروری//

جنوبی ضلع اننت ناگ اور سرینگر کے چھانہ پورہ علاقوں میں آگ کی دو الگ الگ وارداتوں میں ایک سرکاری اسکول عمارت اور دوکان جل کر خاکستر ہو گئے۔ سی این آئی کو نمائندے نے اننت ناگ سے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع کے دانی پورہ ماہلورہ علاقے میں دوران شب آگ لگنے کے واقعہ میں ایک سرکاری پرائمری اسکول کی عمارت جل کر خاکستر ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو دانی پورہ کے ماہلورہ میں سرشتی ماحیسان کے سرکاری پرائمری اسکول میں آگ بھڑک اٹھی جس سے ایک منزلہ ڈھانچہ کو کافی نقصان پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ آگ لگنے کے ساتھ ہی مقامی لوگوں۔۔۔111

نہ ہم بی جے پی کو اور نہ ہی بی جے پی ہمیں پسند کرتے ہیں

مرکز کے ساتھ مل کر کام کرنا ہماری ذمہ داری ہے: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

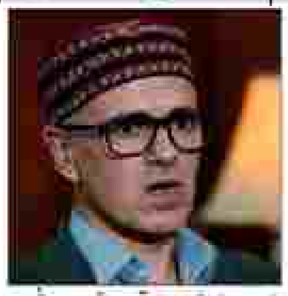

سرینگر/26 فروری//

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ مرکزی سرکار کے ساتھ قریبی تال میل بنائے رکھنا ہماری منصبی ذمہ داری ہے کیوں کہ ہمیں جموں وکشمیر کے عوام کی فلاح وبہبود کے کاموں کیلئے مرکزی سرکار کا تعاون ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ نہ بی جے پی کے ساتھ قربت ہمیں پسند ہیں اور نہ ہی بی جے پی والے ہمیں پسند کرتے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ ان کی حکومت کا وژن پہلے بجٹ میں نظر آئے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمیں حکومت میں آئے چار ماہ ہو چکے ہیں۔ پہلے بجٹ میں ہمارا وژن ہوگا، اس میں ہماری چھاپ نظر آئے۔۔۔110

کولگام میں نوجوان حرکت قلب بند ہونے سے فوت

سرینگر/26 فروری//

جنوبی ضلع کولگام کے کئی علاقے میں 28 سالہ نوجوان حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گیا۔ ادھر کشتواڑ میں سڑک کے ایک المناک حادثے میں ڈرائیور کی موت واقع ہوئی۔ سی این آئی کو نمائندے نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ کولگام ضلع کے کولہ مُنی پورہ کا 28 سالہ۔۔۔109

بھاری برفباری کے بعد مغل روڈ، سونہ مرگ

گمری شاہراہ اور کشتواڑ متھن ٹاپ شاہراہیں بند

سرینگر/26 فروری//

وادی کے بالائی علاقوں میں ہوئی تازہ برفباری کے بعد سرینگر سونہ مرگ گمری روڑ، مغل شاہراہ اور کشتواڑ متھن اننت ناگ شاہراہیں بند پڑی ہوئی ہے جن کو کھولنے کیلئے ہنگامی نوعیت پر کام جاری ہے۔ سی این آئی کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ تازہ برفباری کے سونہ مرگ، گمری شاہراہ اور تاریخی مغل روڈ اور متھن کشتواڑ شاہراہوں پر ٹریفک کی آمد ورفت بند پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برفباری کے باعث برف جمع ہونے کے بعد شاہراہوں کو ٹریفک کی آمد ورفت کیلئے بند کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بارڈر روڈز آرگنائزیشن (بی آر او) جو سڑک پر برف صاف کرنے۔۔۔108

باغ گلِ لالہ 15 مارچ کے بعد سیلانیوں کیلئے کھولا جائیگا

باغ میں 1.7 ملین ٹولپ ملکی، غیر ملکی ومقامی سیلانیوں کو دیکھنے کو ملیں گی

سرینگر/26 فروری//

زبرون پہاڑیوں کے نیچے باغ گل لالہ پندرہ مارچ کے بعد ملکی غیر ملکی سیاحوں سیلانیوں کے لئے کھولا جائے گا۔ سیاحوں کے رش کو مدنظر رکھتے ہوئے انتظامیہ نے پارکنگ کے بڑے پیمانے پر انتظامات عمل میں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ رواں سیزن میں باغ گل لالہ میں 1.7 ملین ٹولپ سیاحوں سیلانیوں کو دیکھنے کو ملے گی۔ یو پی آئی نیوز کے مطابق ایشیاء کا سب سے بڑا باغ گل لالہ جو زبرون پہاڑیوں کے نیچے واقع ہے پندرہ مارچ کے بعد ملکی غیر ملکی سیاحوں کے لئے کھول دیا جائیگا۔ رواں سیزن۔۔۔114

دنیا بھر میں 27 سال بعد سردیوں میں رمضان

یہ مقدس ماہ 2031 تک ٹھنڈے موسم میں ہوگا

سرینگر/26 فروری//

دنیا بھر میں 27 سال بعد سردیوں میں رمضان آرہے ہیں اور یہ مقدس ماہ 2031 تک ٹھنڈے موسم میں ہی آتا رہے گا۔ سی این آئی کے مطابق عالمی خبر رساں اداروں کے مطابق امارات فلکیات سوسائٹی کے چیئرمین ابراہیم الجروان نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں رمضان کا آغاز 28 فروری سے ہونے کی توقع ہے جب کہ عید الفطر 30 یا 31 مارچ کو ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سے اگر بھارت سمیت دیگر ممالک کی بات کی جائے تو وہاں یکم مارچ سے ماہ مقدس کا آغاز ہونے والا ہے۔ ابراہیم الجروان نے واضح کیا کہ فلکی حساب ایک طرف تاہم رمضان اور شوال کے چاند کا اعلان سعودی عدالت میں جمع ہونے والی شہادتوں کی بنیاد پر ہی کیا جائے گا۔ ایمریٹس آسٹرونومی۔۔۔113

جموں وکشمیر یوٹی کے پہلے بجٹ اجلاس کی تیاریاں جاری

میں رولز کی حکمرانی چاہتا ہوں، جو بھی غلط کرے کارروائی ہوگی: عبدالرحیم راتھر

سرینگر/26 فروری//

جموں وکشمیر یوٹی کے اسمبلی کا پہلا سیشن منعقد کرنے اور بہتر انداز میں اس سیشن کو چلانے کی غرض سے تمام طرح کی تیاریاں بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ اس حوالے سے سیشن کے دوران اپیل کی کا خطاب ہوگا بجٹ کو پیش کیا جائے گا۔ ممبران اسمبلی اسی دوران ریزولیشن لائیں گے سوالات پوچھیں گے ان پر بحث ہوگی۔ مجبوری مختصر کو حتمی شکل دیا گیا ان باتوں کا اظہار جموں وکشمیر اسمبلی کے سپیکر عبدالرحیم راتھر نے کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں منگل کے روز کیا۔ انہوں نے کہا "جو بھی غلط کرے گا اس کے خلاف کارروائی ہوگی"۔ بجٹ سیشن کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ سیشن 3 مارچ سے۔۔۔112

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

پزل گیمز.....
ضعیف عمری میں دماغ کو متحرک رکھتے ہیں

ایک حالیہ مطالعے نے اس بات کو مزید تقویت پہنچائی ہے کہ پزل گیمز یعنی پہیلی یا معمہ حل کرنے والے کھیل یا سرگرمیاں دماغی صحت کیلئے موثر ثابت ہوتی ہیں۔ ایک بین الاقوامی تحقیقی جرنل میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق 50 برس سے زائد عمر افراد کراس ورڈ وغیرہ جیسے پزل گیمز میں خود کو جس قدر مصروف رکھیں گے ان کا دماغ اتنا ہی بہتر طور پر کام کرتا رہے گا۔

مطالعہ کا دائرہ کار

یہ مطالعہ برطانیہ میں 50 برس سے زائد عمر کے 19 ہزار ایک سو افراد پر کیا گیا ہے۔ جس کے دوران یہ دیکھا گیا کہ یہ افراد الفاظ، اعداد یا اشکال پر مشتمل معمے والی گیمز یا سرگرمیوں کو کتنا وقت دیتے ہیں۔ اس کے بعد ان پر کئی ٹیسٹ کیے گئے، جن کا مقصد ان افراد میں توجہ مرکوز کرنے، یادداشت اور استدلال کی صلاحیتوں کو جانچنا تھا۔ محققین کے مطابق نتائج سے ظاہر ہوا کہ وہ افراد جو پزل گیمز کھیلتے تھے ان کے نتائج ایسے افراد کے مقابلے میں کہیں بہتر تھے جو پزل گیمز میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ مطالعے کے نتائج کی روشنی میں مزید کہا گیا ہے کہ جو افراد اپنا کچھ وقت پزل گیمز کھیلنے میں صرف کرتے ہیں، ان کا دماغ ان کی اصل عمر کے مقابلے میں 10 سال جوان ہوتا ہے۔ مزید برآں، مختصر مدتی یادداشت کے ٹیسٹ میں ایسے افراد کی عمر ان کی اصل عمر کے مقابلے میں 8 سال جوان ہوتی ہے۔ مطالعے کے نتائج سے متعلق یونیورسٹی آف ایکسیٹر میڈیکل اسکول میں ڈیمنشیا کی لیکچرر اور مطالعہ کی مصنفہ ڈاکٹر این کوربیٹ کا کہنا ہے، 'نتائج سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ دماغی سرگرمیوں میں مصروف رہنے والوں کے درمیان خصوصی طور پر رفتار اور درستگی میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ بعض معاملات میں فرق انتہائی ڈرامائی تھا'۔

ماہرین کی آراء

ڈاکٹر کوربیٹ کہتی ہیں، 'اس مطالعے کی بنیاد پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان دماغی سرگرمیوں کے ذریعے زائد عمری میں ڈیمنشیا کے خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ مطالعہ ایک بار پھر ماضی کے ان تجربات کی تجدید ضرور کرتا ہے کہ لفظی اور عددی پہیلیوں پر مشتمل سرگرمیوں میں باقاعدہ طور پر مشغول رہنے والے افراد بڑھاپے کی عمر تک بہتر طور پر کام کرتے رہنے کے قابل ہوتے ہیں'۔ تاہم، مطالعہ میں ابھی بھی ایک سوال کا جواب دستیاب نہیں ہے: طویل مدت میں پہیلی یا معمے حل کرنے والی سرگرمیاں کس طرح دماغی صحت پر اثرات مرتب کرتی ہیں اور آیا کہ یہ انسان کی ادراکی اور شعوری صلاحیتوں کو کمزور ہونے سے روکتی ہیں؟ اس حوالے سے مطالعے کے محققین عمر افراد کے اسی گروہ کے ساتھ ایک 'فالو۔اپ اسٹڈی' کا انعقاد کرنا چاہتے ہیں۔

یونیورسٹی آف ساؤتھ فلوریڈا کی پروفیسر ڈاکٹر جیری ڈی ایڈورڈز اپنے ردعمل کا اظہار کچھ ان الفاظ میں کرتی ہیں، 'چونکہ یہ مطالعہ بے ترتیبی کے بجائے باہمی تعلق کی بنیاد پر کیا گیا ہے اس لیے اس بات کو حتمی نہیں مانا جاسکتا کہ پزل گیمز کھیلنے سے ادراکی صلاحیتوں میں بہتری آتی ہے یا ان کی موجودہ استعداد برقرار رہتی ہے اور ان میں کمی نہیں آتی، اس کے برعکس یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پزل گیمز میں دراصل وہی لوگ دلچسپی لیتے ہوں، جن کی ادراکی صلاحیتیں بہتر ہوں۔ مزید برآں یہ بھی ممکن ہے کہ جب افراد کی ادراکی صلاحیتیں کم ہونے لگتی ہوں، وہ ان سرگرمیوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہوں جنہیں کمزور ذہن والے افراد کے لیے سمجھنا کافی مشکل ہوتا ہے'۔ تاہم وہ اس مطالعے سے اس حد تک ضرور اتفاق کرتی ہیں کہ ضعیف عمری میں ادراکی سرگرمیوں میں مشغول رہنا دماغی صلاحیتوں کو مزید کمزور ہونے کے علاوہ ایک طرح کی قوت مدافعت فراہم کرسکتا ہے۔ وہ امریکہ میں ہونے والی اس سے ملتی جلتی ایک اور تحقیق کا حوالہ بھی دیتی ہیں، جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ضعیف عمری میں کمزور پڑتی ادراکی صلاحیتیں متاثرہ افراد کے لاف اسٹائل، خصوصاً سماجی تعلقات اور سرگرمیوں میں کمی کا باعث بنتی ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر جیری ڈی ایڈورڈز کے علاوہ نیویارک میں واقع 'الزائمر پری وینشن انیشی ایٹو' کی ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر جیسیکا لینگباؤم اس مطالعے سے اتفاق کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ادراکی صلاحیتوں کو ابھارنے والی سرگرمیاں جیسے کہ پزل گیمز، ہماری سوچنے، توجہ مرکوز کرنے اور استدلال کی صلاحیتیں بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ "تاہم ہم یہ نہیں جانتے کہ ان دو چیزوں میں براہ راست تعلق ہے یا پھر کچھ دیگر عناصر کارفرما ہوتے ہیں"، وہ کہتی ہیں۔

دماغی توازن

لینکس ہل ہاسپٹل، نیویارک میں یادداشت کی بے ترتیبی (میموری ڈس آرڈر) میں تخصص رکھنے والی نیورولاجسٹ ڈاکٹر گیاتری دیوی کہتی ہیں کہ دماغ اس وقت کام کرتا ہے جب دماغ کی تخفیفی اور دماغ کی ادراکی استعداد میں توازن ہوتا ہے۔ وہ کہتی ہیں، "جب دماغ کی تخفیفی غالب آجاتی ہے جو کہ ڈیمنشیا کی صورت میں ہوتی ہے تب دماغ کی ادراکی صلاحیتوں کو ابھارنے کی کوئی بھی کوشش اسے مزید گھٹنے سے روکنے سے قاصر ہوتی ہے۔ خوش قسمتی سے، ڈیمنشیا اور الزائمر کی اکثر اقسام سست رفتاری سے شدت پکڑتی ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ہم ادراکی صلاحیتوں کو ابھارنے والی سرگرمیاں اختیار کرکے ڈیمنشیا کی علامات ظاہر ہونے میں تاخیر پیدا کر سکتے ہیں"۔ فیصلہ کن بات یہ ہے کہ آپ جیسے جیسے عمر میں بڑھتے جائیں تو اپنے دماغ کو مصروف رکھنے والی سرگرمیوں میں زیادہ مشغول رہیں کیونکہ جب کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو دماغ کے تمام حصے اس کا حل تلاش کرنے میں مصروف ہوجاتے ہیں، جو کہ دماغ کے مجموعی ڈھانچے اور ادراکی ذخائر کو بہتر بنانے کے لیے اچھی مشق ہے۔

شکر کا زیادہ استعمال کیوں خطرناک ہے؟

کوئی بھی میٹھا تیار کیا جائے، اس کے لیے شکر کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ دودھ اور پتی سے بنی چائے میں بھی شکر ڈالی جاتی ہے۔ شکر، روزمرہ زندگی کا ایک ایسا جزو ہے، جس کے بغیر عام افراد کا گزارا ممکن نہیں ہوتا لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ سفید شکر انسانی صحت کے لیے کس حد تک خطرناک ہے؟ ماہرین سفید شکر کو میٹھا زہر اور تمباکو نوشی جتنا خطرناک قرار دیتے ہیں۔ امریکہ میں کی گئی تحقیق کے مطابق نوجوانوں کی دن بھر میں لی گئی کیلوریز کا 17 فیصد حصہ میٹھی یا ریفائنڈ شوگر پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ بچوں میں یہ شرح 14 فیصد ہے۔ شکر کے نقصانات کے پیش نظر، کئی ماہرین اس کو ترک کرنے یا کم مقدار میں استعمال کرنے پر زور دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود زیادہ تر افراد شکر کے استعمال پر قابو نہیں رکھ پاتے۔ اگر آپ بھی زیادہ شکر استعمال کرنے کے عادی ہیں تو مندرجہ ذیل نقصانات سے متعلق آگہی آپ کے لیے بے حد ضروری ہے تاکہ آپ شکر کا استعمال کم کرنے کی جانب مائل ہو سکیں۔

شکر کی کتنی مقدار لینی چاہیے؟

شکر کے نقصانات سے قبل یہ جاننا زیادہ اہم ہے کہ ایک انسان کو دن میں کتنی مقدار میں شکر لینی چاہیے۔ ایک اندازے کے مطابق ہر پاکستانی دن میں اوسطاً 62 گرام شکر کی مقدار حاصل کرتا ہے جو کہ بہت زیادہ ہے۔ امریکن ایسوسی ایشن کے مطابق مردوں کے لیے دن میں 5.37 گرام یا 9 چمچ جبکہ عورتوں کے لیے 25 گرام یا 6 چمچ چینی کی مقدار مناسب ہے۔ اس سے زائد مقدار انسانی جسم کے لیے خطرناک اور بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

موٹاپے کی وجہ

تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ دنیا میں موٹاپے کی شرح میں اضافے کا ایک سبب شکر کا زائد استعمال بھی ہے۔ خاص طور پر میٹھے مشروبات (مثلاً سوڈا، جوس اور میٹھی چائے) وزن میں تیزی سے اضافہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ ان مشروبات میں شکر کی ایک قسم فرکٹوز پائی جاتی ہے، جو انسان کی بھوک میں اضافہ کرنے کے ساتھ گلوکوز کی سطح کو بھی بڑھا دیتی ہے۔ دوسری جانب میٹھے مشروبات کیلوریز میں تیزی سے اضافہ کرنے کا سبب بنتے ہیں اور یہ اضافہ چند ہی دنوں میں موٹاپے کی وجہ بن جاتا ہے۔

ذیابطیس کی وجہ

گزشتہ تیس سالوں کے دوران، دنیا بھر میں ذیابطیس کے مریضوں کی تعداد میں دگنا اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ اس مرض کی کئی وجوہات پیش کی جاتی ہیں، تاہم اس کے باوجود شکر کے زائد استعمال اور ذیابطیس کے مرض کے درمیان ایک خاص تعلق پایا جاتا ہے۔ چینی کی صورت میں اضافی 150 کیلوریز ذیابطیس ٹائپ ٹو کا خطرہ بڑھا دیتی ہیں۔ کئی تحقیق میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چینی کا زیادہ استعمال ذیابطیس ٹائپ تھری (دماغی ذیابطیس) کی وجہ بھی بنتا ہے۔

ایکنی کا شکر سے تعلق

اگر آپ کی خوراک کا بیشتر حصہ ریفائنڈ کاربوہائیڈریٹ والی غذاؤں اور میٹھے مشروبات پر مشتمل ہے تو ایسی خوراک بھی آپ کی جلد کیلئے مضر ہو سکتی ہے۔ شکر کے زیادہ استعمال سے بلڈ شوگر لیول بڑھ جاتا ہے اور جسم انسولین کی زیادہ مقدار بنانے لگتا ہے۔ یہ زائد مقدار ایکنی بنانے والے ہارمون اینڈروجن کی پیداوار، آئل گلینڈ کو متحرک کرنے اور سوزش بڑھ جانے کا سبب بن جاتی ہے۔

دل کی صحت کیلئے خطرہ

شکر کی زائد مقدار والی غذائیں، بہت سی بیماریوں کے ساتھ ساتھ دل کی بیماریوں کو بھی آواز ہونے کی دعوت دیتی ہیں۔ 30 ہزار افراد پر کی گئی تحقیق کے نتائج کے مطابق، وہ افراد جنہوں نے 17 سے 21 فیصد کیلوریز شکر کے ذریعے حاصل کی تھیں، ان میں دل کی بیماریوں کا تناسب 38 فیصد تھا جبکہ وہ افراد جنہوں نے 8 فیصد کیلوریز حاصل کی ان میں دل کے امراض کی شرح 10 فیصد تھی۔

کینسر کے خطرات کا بڑھ جانا

جو لوگ شکر کی زائد مقدار استعمال کرتے ہیں ان میں کینسر کا خطرہ عام افراد کی نسبت زیادہ ہوجاتا ہے۔ شکر کی زائد مقدار انسولین میں اضافے، موٹاپے اور سوزش کا سبب بنتی ہے اور یہ تمام عوامل کینسر کے خطرات پیدا کرتے ہیں۔ 43 ہزار افراد پر کی گئی تحقیق کے نتائج کے مطابق شکر کا زیادہ استعمال غذائی نالی کے کینسر، پھیپھڑوں کے کینسر اور چھوٹی آنت کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ حالیہ تحقیقی نتائج کے مطابق وہ خواتین جو ہفتے میں تین مرتبہ کیک، بن یا میٹھی غذاؤں کا استعمال کرتی ہیں، ان میں ہفتے میں ایک آدھ بار میٹھی غذائیں استعمال کرنے والی خواتین کی نسبت 4.1 گنا کینسر کا خطرہ پایا جاتا ہے۔

ٹیلی گرام نے میسج کے ترجمہ کی سہولت فراہم کردی

دبئی (اسپورٹس ڈیسک) واٹس ایپ کے متبادل کے طور پر سامنے آنے والی موبائل ایپلی کیشن ٹیلی گرام نے میسج ترجمہ کرنے کا سب سے منفرد فیچر متعارف کرادیا۔ ٹیلی گرام نے سال کے آخری روز اپنے صارفین کے لیے مجموعی طور پر 4 فیچر متعارف کرائے جن میں میسج کا ترجمہ کرنے والی سہولت سب سے منفرد ہے۔ اس فیچر کو استعمال کرنے کے لیے صارف کو سیٹنگز میں جاکر لینگویج کے آپشن میں اپنی پسند کی زبان کا انتخاب کرنا ہوگا جس میں وہ پیغام پڑھنا چاہتا ہے۔ ترجمے کا فیچر فی الحال اینڈرائیڈ صارفین کے لیے متعارف کرایا گیا ہے، جبکہ اگلے مرحلے میں اسے آئی او ایس 15 والے ورژن کے لیے بھی پیش کیا جائے گا۔ فیچر ان ایبل کرنے کے بعد صارف جب کسی پیغام کو کلک کرے گا تو وہاں ٹرانسلیشن کا آپشن آجائے گا، اس پر کلک کرنے کے بعد ترجمہ با آسانی پڑھا جا سکے گا۔ اس سے قبل صارفین کسی بھی پیغام کا ترجمہ کرنے کے لیے تھرڈ پارٹی ایپس یا پھر گوگل کی خدمات حاصل کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ٹیلی گرام نے میسج ری ایکشن، تھیم ایموجی اور اسکرین چھپانے کی سہولت بھی متعارف کرائی ہے۔

مختلف تیل کے طبی فوائد

قدرت کی عطا کردہ ہر نعمت کسی نہ کسی طور انسانی صحت کے لیے فائدہ مند ہے۔ یہ نعمتیں مختلف صورتوں مثلاً پھلوں، سبزیوں، جڑی بوٹیوں یا پھر تیل کی شکل میں ہمیں دستیاب ہیں، جو ایک طرف بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ثابت ہوتی ہیں تو دوسری جانب صحت مند اور لمبی زندگی کی ضمانت بنتی ہیں۔ دنیا بھر میں مختلف اشیا سے تیار کردہ تیل کا استعمال بیماریوں سے محفوظ رہنے اور صحت مند زندگی کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ تیل مختلف سبزیوں، میووں اور پھلوں سے نکالا جاتا ہے، جو مارکیٹ میں مہنگے اور سستے داموں مل جاتا ہے۔ آج کے مضمون ہم کچھ ایسے ہی فائدہ مند اور موثر تیلوں کا ذکر کرنے جارہے ہیں کہ یہ کس طرح اور کیوں مفید ہیں۔

ارنڈی کا تیل (Castor Oil)

ارنڈی کا تیل یا کیسٹر آئل کثیر المقاصد ویجیٹیبل آئل ہے، جس کا استعمال دنیا کے تقریباً ہر ملک میں سالہا سال سے کیا جارہا ہے۔ یہ تیل ارنڈی کے بیجوں (Ricinus communis plant) سے نکالا جاتا ہے۔ اس تیل کی خاصیت یہ ہے کہ اینٹی بیکٹیریل اور دافع سوزش خصوصیات کی بناء پر یہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مختلف صنعتی اور فارماسیوٹیکل کمپنیاں اپنی مصنوعات کی تیاری کے لیے ارنڈی کا تیل استعمال کرتی ہیں، جس کا سب سے اہم فائدہ مدافعتی نظام کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ تیل انسانی جسم میں Lymphatic Function کو متحرک کرتا ہے۔ دوسری جانب ارنڈی کا تیل بہترین قبض کشا تاثیر کا حامل ہے۔ آنکھوں کی تمام تر تکالیف دور کرنے کے لیے بھی ماہرین اس کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ اس تیل میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جن کے باعث یہ بالوں کی نشوونما اور جلدی مسائل مثلاً سورج کی تمازت سے جھلسی ہوئی جلد، ایکنی، خشک جلد اور مختلف نشانات کے خاتمے کے لیے ایک بہترین تیل سمجھا جاتا ہے۔

ناریل کا تیل (Coconut Oil)

دنیا بھر میں ناریل کے تیل کی درجہ بندی 'سپر فوڈ' کے طور پر کی جاتی ہے۔ ناریل میں قدرتی طور پر اینٹی بیکٹیریا، اینٹی مائیکروبیل اور اینٹی فنگل اجزا شامل ہوتے ہیں اور یہ مختلف وٹامنز اور منرلز سے بھرپور ہوتا ہے۔ یوں کہہ لیں کہ ناریل کا تیل فیٹی ایسڈ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جو صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان میں وزن میں کمی، دماغی صلاحیت میں بہتری، گردوں کی اچھی صحت اور مدافعتی نظام سمیت دیگر متاثر کن فوائد شامل ہیں جبکہ تیل میں شامل چکنائی کے صحت مند ہونے اور کولیسٹرول کی سطح میں اضافہ کرتے ہیں، جو قلبی امراض سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ناریل کا تیل خوبصورتی بڑھانے کا ذریعہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ زخم و داغ مٹانا، جلد کا حصول، بالوں کی نشوونما یا پھر چمکتے دانتوں کی خواہش پوری کرنے کیلئے ناریل کا تیل بہترین انتخاب ثابت ہوتا ہے۔

بادام کا تیل (Almond Oil)

بادام کو فوائد سے بھرپور میوہ مانا جاتا ہے کیونکہ یہ وٹامن ای، پروٹین، پوٹاشیم، میگنیشیم اور فاسفورس جیسے منرلز پر مشتمل ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق جسم کے اندرونی اور بیرونی مسائل کے حل کے لیے بادام یا بادام کے تیل کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ تیل خاصا مہنگا ہوتا ہے لیکن اپنے اندر ایسے پوشیدہ خزانے محفوظ کیے ہوئے ہے جو نہ صرف خوبصورتی بڑھانے کا ذریعہ ہوتے ہیں بلکہ بہت سی بیماریوں کا حل بھی ثابت ہوتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ بادام کا تیل مختلف بیماریوں مثلاً کان کے درد، انگزیما، سوریاسس اور قبض کو ٹھیک کرتا ہے جبکہ جسم کو تندرست و توانا اور آنتوں کی صحت بہتر بناتا ہے۔ روغن بادام، ناریل کے تیل کی طرح خوبصورتی بڑھانے کا ذریعہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ وٹامن ای کی کثرت کے سبب خواتین روغن بادام کو اینٹی ایجنگ بیوٹی پراڈکٹ کے طور پر استعمال کرسکتی ہیں۔ دوسری جانب چہرے کی خشکی دور کرنے، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں اور چہرے کی جھریوں سے نجات کیلئے بادام کا تیل بے حد مفید ہے۔

زیتون کا تیل (Olive Oil)

صحت و تندرستی کیلئے زیتون کا تیل ایک ایسا انتخاب ہے، جس کی تکلیف نہیں کی۔ زیتون کا تیل نہ صرف کھانوں میں بلکہ بطور بیوٹی پراڈکٹ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ صحت کے حوالے سے بات کی جائے تو زیتون کا تیل مفید مونو ان سیچوریٹڈ فیٹس کثیر مقدار میں اینٹی آکسیڈنٹس اور اینٹی انفلیمیٹری خصوصیات پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کھانا پکانے کے دوران اس کا استعمال زیادہ سے زیادہ کیا جانے لگا ہے۔ اس کا استعمال ہارٹ اٹیک، اسٹروک اور الزائمر سے تحفظ فراہم کرتا ہے جبکہ جلد کی خوبصورتی کیلئے بہترین موئسچرائزر اور بالوں کی نشوونما کیلئے بہترین ٹانک ہے۔

عمر کے مطابق صحت مند زندگی گزاریں

یہ بات زبان زد خاص و عام کہ عمر میں کیا رکھا ہے، دل جوان ہونا چاہیے یا پھر عمر محض ایک ہندسہ ہے۔ کہنے اور سننے میں تو یہ باتیں بہت اچھی لگتی ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ہر گزرتا لمحہ آپ کی عمر گھٹا رہا ہے اور آپ کو پیرانہ سالی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اکثر لوگوں کو جوانی گزارتے یہاں تک کہ ادھیڑ عمر ہونے کے بعد ہوش آتا ہے کہ اگر وہ اپنا طرز زندگی بہت پہلے ہی تبدیل کر لیتے تو حالات یکسر مختلف ہوتے۔ اگر آپ ایک صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس مضمون کے ذریعے اپنی عمر کے مطابق ابھی سے اپنے طرز زندگی پر نظرثانی کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

جیسے ہی آپ کی عمر 30 سال کی حد عبور کر جائے تو آپ کو اپنے معمولات میں تبدیلی لاتے ہوئے اپنے لیے وقت نکالنا بہت ضروری ہوجاتا ہے۔ مثلاً اگر آپ صبح یا شام کو چہل قدمی کرنا اپنا معمول بنالیتے ہیں اور کبھی ناغہ نہیں کرتے تو آپ 70 سال کی عمر میں بھی اسی ہی آسانی اور مزے سے چہل قدمی کر رہے ہوں گے اور تھکن نہیں ہوگی۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ آپ کم وزن سے ایکسرسائز کا آغاز کریں اور جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا تو آپ کے زائد وزن اٹھانے کی صلاحیت بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ تجربہ ایک مثال بھی ہے کہ کوئی بھی چیز مستقل مزاجی سے کی جائے تو وہ آپ کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے اور آپ اسے غیر محسوس طریقے سے کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر اس وقت آپ کی عمر تیس سال سے اوپر ہے تو آپ کو درج ذیل مشوروں پر عمل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

اپنی عمر کے مطابق غذاؤں کا انتخاب آپ کی عمر میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ ماہرین غذائیت کے مطابق آپ کو درج ذیل غذاؤں کو اپنی خوراک کا حصہ بنانا چاہیے۔

☆ پھل اور سبزیاں استعمال کریں۔
☆ روغنی اور مچھلی کھائیں۔
☆ روزانہ کم سے کم تین اونس بغیر چھنا والے آٹے کی روٹی، چاول اور پاستا کھائیں۔
☆ کم چکنائی والی ڈیری مصنوعات جیسے کہ دودھ، دہی اور پنیر وغیرہ جن میں وٹامن ڈی ہوتا ہے۔
☆ صحت بخش چکنائی کھائیں۔
☆ پروسیس کی ہوئی غذاؤں، ریفائنڈ شوگر اور غیر صحت بخش چکنائی (مرغن غذاؤں) سے پرہیز کریں۔
☆ نمک کا استعمال کم سے کم کریں تاکہ بلڈ پریشر کی سطح کم رہے۔
☆ تمباکو نوشی سے پرہیز کریں۔

ذہنی دباؤ کم سے کم لیں

ذہنی دباؤ صرف آپ کی ذہنی ہی نہیں جسمانی صحت کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس طرح وقت سے پہلے آپ کے چہرے پر جھریاں پڑنے اور دل کی بیماریاں ہونے کے مواقع بڑھنے لگتے ہیں۔ اسی لیے ذہنی دباؤ کو دور یا کم کرنے کیلئے ریلیکس ہونے کی تکنیک اپنائیں جیسے کہ مراقبہ، سانس کی مشقیں، یوگا، بھرپور نیند اور دوستوں سے بات چیت وغیرہ۔ پنج وقتہ نماز کی عادت بھی ذہنی دباؤ کو کم کرنے میں بہت مدد دیتی ہے۔

نئے مشغلے اپنائیں

اپنی جلد پر مہربان رہیے

جلد آپ کے جسم کا ایک اہم عضو ہے۔ اگر اس کی دیکھ بھال اچھی طرح کی جائے تو یہ پورے جسم کی دیکھ بھال میں لگی رہتی ہے۔ ساتھ ہی جسم کے درجہ حرارت کو کنٹرول اور حس کو زندہ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو چاہیے کہ:

☆ باہر نکلتے وقت سن اسکرین لگائیں
☆ ہر سال اسکن کینسر اسکریننگ کروائیں
☆ اینٹی ایجنگ اسکن کیئر روٹین اپنائیں
☆ جلد کیلئے موزوں پروڈکٹس استعمال کریں
☆ پانی زیادہ سے زیادہ پیا کریں

ایکسرسائز کو معمول بنائیں

ایکسرسائز کا معمول آپ کو بیماریوں سے دور رکھتا ہے، خاص طور پر دل کے امراض اور کینسر کے خلاف متحرک رکھتا ہے۔ ایکسرسائز سے ذہنی تناؤ میں کمی کے علاوہ وزن، جلد اور ہڈیوں کی صحت میں بہتری آتی اور موڈ بہتر رہتا ہے۔ ماہرین صحت تجویز کرتے ہیں کہ ہفتے میں ڈھائی سے پانچ گھنٹے کی عام اور سوا سے ڈھائی گھنٹے کی تیز ایکسرسائز یا دونوں کا امتزاج آپ کے عضلات کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ ایکسرسائز واکنگ، سوئمنگ، سائیکلنگ اور ویٹ لفٹنگ پر مشتمل ہوسکتی ہے۔

خوراک کا خیال رکھیں

ہندوستان اقوام متحدہ کی امن فوج کا سنگ بنیاد/ کا پیئر لا کروکس

نئی دہلی //

اقوام متحدہ کے امن مشن کے سربراہ نے کہا کہ ہندوستان اقوام متحدہ کی امن فوج کا ایک سنگ بنیاد ہے اور اس کی خواتین امن فوجیوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ زیادہ خواتین کی نمائندگی کے ساتھ مشن آپریشنل نتائج کو بہتر بناتے ہیں اور وہ پائیدار امن میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے انڈر سیکریٹری جنرل برائے امن آپریشنز ژاں پیئر لاکروس 24-25 فروری کو ہندوستان کی طرف سے منعقد ہونے والی کانفرنس 'امن کی حفاظت میں خواتین کے کردار کو بڑھانا: ایک عالمی جنوبی تجربہ' میں شرکت کے لیے اس ہفتے نئی دہلی کا دورہ کریں گے۔ لاکروس نے یہاں ایک خصوصی انٹرویو میں بتایا: "ہندوستان اقوام متحدہ کی امن فوج کا ایک سنگ بنیاد ہے اور ہندوستانی خواتین امن دستے خود کو اس کی بحالی کی نئی تعریف کر رہے ہیں۔" یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ہندوستان میں ہونے والی کانفرنس میں شرکت کرنا ایک "اتفاق" ہے، لیکروکس نے کہا کہ یہ اجتماع گلوبل ساؤتھ کے تقریباً 50 ممالک کی خواتین عہدیداروں کو امن قائم کرنے میں ابھرتے ہوئے چیلنجوں اور امن و سلامتی کو آگے بڑھانے میں خواتین کے اہم کردار پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اکٹھا کرے گا۔ "قیام امن میں زیادہ خواتین کا مطلب ہے زیادہ موثر امن قائم کرنا۔ ہندوستان طویل عرصے سے امن مشن میں خواتین، امن اور سلامتی کو آگے بڑھانے میں ایک چیمپئن رہا ہے۔ نہ صرف ایک اعلیٰ دستے اور پولیس معاون کے طور پر بلکہ صنفی مساوات کو آگے بڑھانے، تربیت اور صلاحیت کی تعمیر میں اس کی قیادت اور خواتین کی شرکت کو بڑھانے کے عزم کے طور پر۔" انہوں نے کہا کہ ہندوستانی خواتین امن دستوں کی موجودگی "یہ ثابت کرتی ہے کہ خواتین کی زیادہ نمائندگی والے مشن کمیونٹیز کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرتے ہیں، آپریشنل نتائج کو بہتر بناتے ہیں، اور دیرپا امن میں حصہ ڈالتے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ "آگے بڑھنا، سازگار ماحول پیدا کرنا، منفی رکاوٹوں کو دور کرنا، امن کے فوجیوں کی ذہنی صحت کو یقینی بنانا، اسٹریٹجک مواصلات کو مضبوط بنانا، اور غلط معلومات کا مقابلہ کرنا ترجیحات میں رہنا چاہیے۔ امن قائم کرنے میں خواتین صرف انصاف کے بارے میں نہیں بلکہ یہ مشن کی کامیابی کے لیے ایک اسٹریٹجک ضرورت ہے۔" انہوں نے کہا کہ "ہندوستان کی خواتین امن دستوں نے اقوام متحدہ کی امن فوج میں ناگزیر ثابت کیا ہے، جس نے دنیا کے کچھ مشکل ترین تنازعات والے علاقوں میں ہمارے یونیفارم والے اہلکاروں اور مقامی کمیونٹیز کے درمیان اعتماد قائم کیا ہے۔" ان کی موجودگی امن قائم کرنے کی کوششوں کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کمیونٹی کی شمولیت کے ذریعے، وہ مقامی خواتین کے ساتھ اہم روابط استوار کرتے ہیں، اعتماد پیدا کرتے ہیں، قبل از وقت وارننگ اور تحفظ کی کوششوں میں تعاون کرتے ہیں، انسانی ہمدردی کی رسائی کو بہتر بناتے ہیں اور ان کمیونٹیز میں خواتین اور لڑکیوں کے لیے رول ماڈل کے طور پر کام کرتے ہیں جن کی وہ خدمت کرتی ہیں۔"

من کی بات میں وزیر اعظم مودی نے اسرو کی ستائش کی

نوجوانوں سے سائنس کے لیے ایک دن وقف کرنے کی اپیل کی

نئی دہلی // اپنے ماہانہ ریڈیو نشریات 'من کی بات' کے 119ویں ایپی سوڈ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کی تعریف کی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستانی سائنسدانوں نے خلا میں سیٹلائٹ بھیجنے کی ایک صدی بنائی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ سائنسدان کا کردار ادا کرتے ہوئے ایک دن سائنس کے لیے وقف کریں اور سائنس سے متعلق مراکز کا دورہ کریں۔ کرکٹ کو استعارے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ایک تازہ دم پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے نوٹ کیا کہ جب چیمپئنز ٹرافی کرکٹ کی دھوم مچا رہی ہے، ہندوستان نے ایک مختلف قسم کی سنچری بنائی ہے۔ "ان دنوں چیمپئنز ٹرافی چل رہی ہے لیکن آج میں آپ سب کے ساتھ کرکٹ کے بارے میں بات نہیں کرنے جا رہا ہوں، بلکہ میں اس شاندار سنچری کے بارے میں بات کروں گا جو ہندوستان نے خلا میں بنائی ہے۔ پچھلے مہینے، ملک نے اسرو کے 100ویں راکٹ لانچ کا مشاہدہ کیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ، خلائی پرواز میں ہماری کامیابیوں کی فہرست لمبی ہوتی جا رہی ہے، چاہے وہ چاندریان کی کامیابی ہو، منگلیان کی کامیابی ہو۔ L-1 یا خلا میں 104 سیٹلائٹ بھیجنے کا بے مثال مشن انجام دے رہا ہے۔ پی ایم نے کہا کہ اس سال کی ایک بڑی بات یہ بھی ہے کہ خلائی سائنسدانوں کی ہماری ٹیم میں خواتین کی طاقت کی شرکت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ خلائی شعبہ ہمارے نوجوانوں کا پسندیدہ بن گیا ہے۔ ہمارے نوجوان جو زندگی میں کچھ نیا کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے خلائی شعبہ ایک بہترین آپشن بن رہا ہے۔ آنے والے چند دنوں میں، ہم قومی سائنس کا دن منائیں گے۔ میرے پاس اس حوالے سے ایک خیال ہے، جسے 'ایک دن بطور سائنسدان' کہا جا سکتا ہے۔ آپ کسی بھی دن کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ آپ کو تحقیقی لیب یا خلائی مرکز جیسی جگہوں کا دورہ کرنا چاہیے۔"

طالبان سفیر کو قبول کرنا حکومت ہند کے زیر غور/ بلومبرگ

نئی دہلی // بلومبرگ نے اطلاع دی ہے کہ بھارت، افغانستان میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے جواب میں نئی دہلی میں افغانستان کے سفارت خانے میں طالبان کے نمائندے کو بطور سفیر قبول کرنے پر غور کر رہا ہے۔ بھارت کا یہ اقدام خطے میں چین کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کی وسیع تر کوششوں کے ایک حصے کے طور پر سامنے آیا ہے، اور بھارت اس وقت طالبان کے ساتھ اپنے تعلقات کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے مختلف راستے تلاش کر رہا ہے۔ سفارتی ذرائع نے میڈیا کو بتایا ہے کہ ہندوستانی وزارت خارجہ ہندوستان میں افغانستان کے سفارت خانے میں طالبان سفارت کاروں کو قبول کرنے کے امکان پر مشاورت اور بات چیت کر رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "ہندوستان کی حکومت کی جانب سے جلد ہی طالبان کے ایک اعلیٰ نمائندے کو ملک میں قبول کرنے کی توقع ہے۔" کابل کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے اور افغانستان میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کے لیے نئی دہلی کا تازہ ترین اقدام ہے۔ رپورٹ کے مطابق قطر میں طالبان کے سفیر سہیل شاہین کے بیٹے نجیب شاہین کو اس عہدے کے لیے ممکنہ امیدوار کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔ معلومات کے مطابق، طالبان سفارت خانے کی سربراہی کا چارج لینے کے لیے پہلے قدم کے طور پر ایک چھوٹا وفد نئی دہلی بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ طالبان کی ایک اور اہم شخصیت نجیب شاہین اور شوکت دولت زئی کو ہندوستان میں طالبان کے سفیر کے عہدے کے لیے اہم امیدواروں کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ 2021 سے پہلے، ہندوستان افغانستان میں 500 سے زیادہ ترقیاتی منصوبوں میں شامل تھا۔ تاہم طالبان کے کنٹرول میں آنے کے بعد بھارت نے اس گروپ سے تعلقات منقطع کر لیے اور کابل میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا۔ حالیہ مہینوں میں، جب کہ طالبان اور بھارت کے درمیان سیاسی بات چیت شروع ہوئی ہے، بھارت نے اپنی انسانی امداد میں کمی کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور افغانستان کے مریضوں اور طالب علموں کے ویزے روک دیے ہیں۔ افغانستان کی سابقہ حکومت کے خاتمے کے بعد سابق سفیر فرید ماموندزئی نے طالبان کے دباؤ اور بھارتی حکومت اور طالبان کے درمیان بلاواسطہ رابطوں کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا۔ فی الحال حیدرآباد میں افغانستان کے قونصل جنرل سید محمد ابراہیم خیل نے ہندوستانی وزارت خارجہ کی منظوری سے سفارت خانے کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ طالبان کے ساتھ مشغول ہونے کی طرف ہندوستان کے محتاط اقدامات علاقائی اثر و رسوخ کو متوازن کرنے کے لیے اس کے اسٹریٹجک تحفظات کی عکاسی کرتے ہیں، خاص طور پر افغانستان میں چین کی بڑھتی ہوئی موجودگی کی روشنی میں۔ جیسے ہی بھارت اس نازک سفارتی صورتحال کو آگے بڑھا رہا ہے، افغانستان اور بھارت کے تعلقات کا مستقبل اور بھارت میں طالبان کی نمائندگی علاقائی حرکیات کی تشکیل میں اہم ہے۔

بھارت نے ہونڈوراس کو 26 ٹن انسانی امداد روانہ کی

نئی دہلی // وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ "بھارت نے حالیہ طوفان سارہ کے تناظر میں ہونڈوراس کو 26 ٹن انسانی امداد روانہ کی ہے۔ اس کھیپ میں طبی امدادی سامان، ٹی ایس او سمیت آکسی میٹر، دستانے، سرنج اور IV سیال، کمبل، سونے کی چٹائیاں اور حفظان صحت کی کٹس اور دیگر ضروری سامان شامل ہیں۔ عالمی جنوب میں اقوام کے لیے پہلے جواب دہندہ کے طور پر ہندوستان کی کوششوں نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور ریلیف کے میدان میں ملک کے لیے بہت عزت حاصل کی ہے۔ 27 جنوری کو، ہندوستان نے عراق کے کردستان علاقے میں انسانی امداد کی ایک کھیپ بھی بھیجی تھی، جس میں ریڈیولوجیکل اسپلنٹس اور وہیل چیئرز شامل تھے ضرورت مند لوگوں کی مدد کے لیے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت خارجہ نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے ایک کھیپ روانہ کی ہے جس میں بریکو ویلٹرز، اسپلنٹ اور وہیل چیئرز شامل ہیں۔ وشو بندھو بھارت ہندوستان عراق کو انسانی امداد بھیج رہا ہے۔ بریکو ویلٹرز، اسپلنٹ اور وہیل چیئرز پر مشتمل ایک کھیپ نئی دہلی سے عراق کے لوگوں کی مدد کے لیے روانہ ہوئی ہے۔ گزشتہ سالوں میں، ہندوستان نے عراق کو مسلسل امداد اور مدد فراہم کی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کی فوری اپیل کے جواب میں، ہندوستان نے 2003 میں عراقی عوام کی مدد کے لیے 20 ملین امریکی ڈالر کا وعدہ کیا۔ اس عہد کے تحت ہونے والی سرگرمیوں میں ورلڈ فوڈ پروگرام کے ذریعے دودھ کے پاؤڈر کی فراہمی، عراقی فارن سروس کے افسران کو سفارت کاری میں تربیت اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں دیگر عراقی اہلکاروں کو تربیت دینا شامل تھا۔

نئی تعلیمی پالیسی طلبا کو نئی دنیا کے چیلنجوں کیلئے تیار کر رہی ہے/ وزیر خارجہ

وارانسی // ٹیکنالوجی کے ذریعے ہندوستان کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان اب اس پوزیشن کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس سمت میں ایک قدم نئی تعلیمی پالیسی ہے، جس کا مقصد طلبا کو نئی دنیا کے چیلنجوں کے لیے تیار کرنا ہے۔ وارانسی میں کاشی تمل سنگمم 3.0 میں خطاب کرتے ہوئے جے شنکر نے یوگا اور روایتی ادویات کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان اور دنیا کے درمیان تعلقات... ہم تاریخی طور پر پہلے زمانے میں دنیا کے لیے ٹیکنالوجی کا ایک ذریعہ رہے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ آج ہم اسے دوبارہ بحال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور نئی تعلیمی پالیسی کے ذریعے ہم جو کچھ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کا ایک حصہ نئی دنیا کے چیلنجوں کے لیے لوگوں کو تیار کرنا ہے۔ ایک ایسا شعبہ جہاں ہم پہل کر سکتے ہیں کیونکہ یہ نیا ہے، ہماری خلائی صنعت کا ایک بہت بڑا حصہ اب وزیر اعظم اے آئی کی طرف ہے صرف نوجوان لوگوں کو دیکھتے ہیں تو ہم صرف AI کی طرف دیکھتے ہیں۔" جے شنکر نے مصنوعی ذہانت اور ڈرون جیسی جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں ہندوستان کی ترقی پر زور دیا۔ انہوں نے یوگا اور روایتی ادویات کی مثالوں کا حوالہ دے کر ٹیکنالوجی کی مدد کرنے میں روایت کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے لوگوں کی صلاحیتوں کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں کہ ہمارے لوگ جو تاریخ اور روایت رکھتے ہیں وہ اس قابل ہو سکیں گے... بہت سی ٹیکنالوجی کی صنعتوں میں ہندوستان دنیا کو ایک بہتر جگہ بنانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی پروگرام کے ذریعے ہم نئی اصلاحات لا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا "یہاں تک کہ وزیر اعظم ٹیکنالوجی اور روایت کو کہتے ہیں، لہذا روایت بھی ٹیکنالوجی کی مدد کر سکتی ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں علم ہندوستانی علمی نظام میں فرق پڑ سکتا ہے۔"

ہندوستان کا بڑھتا ہوا عالمی اثر و رسوخ اور اسٹریٹجک پارٹنرشپ

نئی دہلی // ہندوستان کی بین الاقوامی شہرت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ امریکہ اور یورپی یونین جیسی بڑی عالمی طاقتیں اپنی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت اور نوجوان آبادی کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ پی ایم مودی کا حالیہ امریکہ کا دورہ اور یورپی کمیشن کے صدر کا دورہ، امریکی وزیر خارجہ کے عالمی جغرافیائی سیاسی منظر نامے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ ہندوستان کی آزادانہ خارجہ پالیسی، اس کے جی 20 اور ایس سی او کی صدارتوں میں بین الاقوامی کردار کے ساتھ، اسے اپنے اقتصادی اور سفارتی مفادات کو آگے بڑھاتے ہوئے ہموار تعلقات برقرار رکھنے کی اجازت دیتی ہے۔

بھارت نے جی 20 میں جنوبی افریقہ کی صدارت کی ترجیحات کی حمایت کی

نئی دہلی // وزیر خارجہ جناب ایس جے شنکر نے جنوبی افریقہ کی صدارت کی ترجیحات کے لیے ہندوستان کی حمایت کا اظہار کیا جو اس کی جی 20 صدارت کے دوران ہندوستان کی اپنی وکالت کے ساتھ منسلک ہے۔ جوہانسبرگ میں 2025 کے جی 20 وزرائے خارجہ کے اجلاس میں جی 20 مذاکرہ سیشن کے دوران بات کرتے ہوئے جے شنکر نے کہا "ہم جنوبی افریقہ کی صدارت کی ترجیحات کے حامی ہیں۔" انہوں نے عالمی چیلنجوں سے نمٹنے میں G20 کی قیادت کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ کہا کہ G20 اپنے دوسرے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ جے شنکر نے زور دیا کہ اسے مسابقت پر تعاون کو ترجیح دینی چاہیے، خوراک، توانائی اور صحت کی سلامتی سمیت عالمی چیلنجوں کی درست عکاسی کرنا چاہیے اور خواتین کی زیر قیادت ترقی کو فروغ دینا چاہیے۔ میں صرف اس بات کی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ جیسے ہی ہم دوسرے چکر میں داخل ہوں گے، G20 کو اپنی قیادت برقرار رکھنی چاہیے۔ ایسا کرنے کے لیے، یہ پوری طرح سے عالمی چیلنجوں کا درست عکاس ہونا چاہیے۔ اس میں خوراک، توانائی اور صحت کی حفاظت، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کا قیام، اور خواتین کی زیر قیادت ترقی کو فروغ دینا شامل ہے اور جی 20 کو حقیقی تعاون کی ضرورتوں کو مقابلے کی مجبوریوں سے مقدم رکھنا چاہیے۔ انہوں نے کئی اہم شعبوں پر روشنی ڈالی، خصوصاً بین الاقوامی آفات کا ردعمل۔ ہندوستان نے 2019 میں کولیشن فار ڈیزاسٹر ریزیلینٹ انفراسٹرکچر کا آغاز کیا، جس میں اب 42 ممالک اور 7 تنظیمیں بطور ممبر ہیں۔ بین الاقوامی آفات کے ردعمل پر، ہم تیاری، ردعمل، بحالی اور تعمیر نو کے لیے مضبوط فریم ورک کی حمایت کرتے ہیں۔ ہندوستان نے 2019 میں کولیشن فار ڈیزاسٹر ریزیلینٹ انفراسٹرکچر کا آغاز کیا۔ آج اس کے پاس 42 ممالک اور 7 تنظیمیں اس کے ممبر ہیں۔ اپنی G20 صدارت کے دوران، ہم نے ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن ورکنگ گروپ قائم کیا جس نے فنانسنگ پر توجہ دی۔ اس ڈومین میں ہمارا اہم مقصود رہے گا۔

حکومت کو ٹرمپ کے بیان کا وائٹ پیپر پر جواب دینا چاہیے/ کانگریس

نئی دہلی // کانگریس نے آج کہا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی کو یو ایس ایڈ سے 21 ملین ڈالر ملے ہیں، لہٰذا اب مسٹر مودی کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسٹر ٹرمپ کے بیان پر ملک کو جواب دیں۔ کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے آج یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اب صدر ٹرمپ نے خود کہا ہے کہ یہ رقم مسٹر مودی کے پاس گئی ہے۔ اس لیے اس معاملے کو موڑنے کے بجائے اس رقم کا ایک ایک پیسہ کا حساب وائٹ پیپر کے ذریعے ملک کو دینا چاہیے۔ مسٹر ٹرمپ کے بیان کو دہراتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسٹر مودی کو انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لیے 21 ملین ڈالر دیے گئے ہیں۔ مسٹر کھیڑا نے کہا "مسٹر ٹرمپ کے اس بیان کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں چاروں طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے لیکن ہم مسٹر مودی سے جاننا چاہتے ہیں کہ یہ پیسہ کہاں گیا؟ ٹرمپ کے بیان سے واضح ہے کہ مسٹر مودی کو 21 ملین ڈالر یعنی تقریباً 181 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔ یہ فنڈز انتخابات کو متاثر کرنے اور ووٹر ٹرن آؤٹ بڑھانے کے لیے دیے گئے تھے۔ اب ہم ووٹوں کی ٹرن آؤٹ کے بارے میں مسلسل سوال کر رہے ہیں کہ یہ پیسہ کتنا خرچ ہوا ہے۔" "یہاں تک کہ اگر غیر ملکی فنڈ آتے ہیں تو یہ ہندوستان کی جمہوریت کو کمزور نہیں کر سکتے۔" انہوں نے کہا "2001 سے 2024 تک ہندوستان کو 2.1 بلین ڈالر ملے ہیں۔ اس رقم کا 44.4 فیصد مودی حکومت کے قیام کے بعد آیا اور 40 فیصد یو پی اے حکومت کے دور میں آیا۔ اس لیے اس معاملے میں ایک وائٹ پیپر جاری کیا جانا چاہیے جس میں پوری تفصیلات کے ساتھ یہ بتایا جائے کہ امریکہ سے ہندوستان میں کب اور کتنی رقم کن اداروں کے پاس گئی۔ اس وائٹ پیپر میں کووڈ اور ڈیموکریٹائزیشن کے دوران آنے والی رقم کا مکمل حساب کتاب سب کے سامنے آنا چاہیے۔ اسی لیے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یو ایس ایڈ کے حوالے سے وائٹ پیپر جاری کیا جانا چاہیے۔"

وزیر اعظم مودی ماریشس کے قومی دن میں مہمان خصوصی ہوں گے

نئی دہلی // ماریشس کے وزیر اعظم نوین رام غلام نے اعلان کیا کہ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی 12 مارچ 2025 کو ماریشس کے قومی دن کی تقریبات میں مہمان خصوصی ہوں گے، جو دونوں ممالک کے درمیان مضبوط اور دیرینہ تعلقات کو اجاگر کریں گے۔ یہ دعوت وزیر اعظم مودی کے نومبر 2024 میں ان کی انتخابی جیت کے بعد وزیر اعظم رام غلام کو مبارکباد کے پیغام کے بعد ہے جہاں انہوں نے ہندوستان اور ماریشس کے درمیان منفرد شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ہندوستان اور ماریشس کے درمیان تاریخی تعلقات کی جڑیں مشترکہ تاریخ، آبادی اور ثقافت میں ہیں جس میں ہندوستانی نژاد لوگ ماریشس کی تقریباً 70 فیصد آبادی پر مشتمل ہیں۔ قومی دن کی تقریبات میں پی ایم مودی کی موجودگی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

فطرت دوست کھیتی آندھرا کے کسانوں میں خوشحالی لیکر آئی

کڑپا (آندھرا پردیش) //

آندھرا پردیش کے کڑپا ضلع کے چنتا کنٹا منڈل کے کانا ناتھی گاؤں سے زولوجی کے ایک گریجویٹ نے ثابت کیا ہے کہ فطرت دوست زراعت پائیدار اور منافع بخش دونوں ہو سکتی ہے۔ 54 سالہ ذکا اوبیا بالا چندرا، جس نے کیمیائی کاشتکاری سے ماحولیاتی طریقوں کی طرف رخ کیا، نے اپنے پانچ ایکڑ کے فارم کو قدرتی کاشتکاری کے فروغ پزیر ماڈل میں تبدیل کر دیا ہے، جس سے ساتھی کسانوں کو کیمیکل سے پاک کھیتی کو اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ بالا چندرا، جن کے پاس کاشتکاری کا نو سال کا تجربہ ہے، نے ابتدائی طور پر کیمیکل فارمنگ کی مشق کی لیکن انہیں چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، جن میں زیادہ سرمایہ کاری، گرتی ہوئی پیداوار اور مٹی کی صحت کی خرابی شامل ہے۔ اس نے آندھرا پردیش زیرو بجٹ نیچرل فارمنگ (APZBNF) اقدام کے تحت محکمہ پالیکا کے ذریعہ منعقدہ تربیتی پروگرام میں شرکت کی اور مہاراشٹر میں کامیاب قدرتی فارموں کا دورہ کیا۔ ان تجربات سے متاثر ہو کر، اس نے ماحولیاتی طریقوں کی طرف منتقلی کی۔ یوٹیوب ٹیوٹوریلز اور ورکشاپس کاشتکاری کی تکنیکوں کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کیا۔ وہ ماحولیاتی آدانوں کا استعمال کرتے ہوئے ہلدی، دھان، اور ٹماٹر، مرچ، اور بینگن جیسی فصلوں کی کاشت کرتا ہے۔ ان کا واحد ایکڑ پر ہلدی کا پلاٹ کامیابی کا نمونہ بن گیا ہے۔ بیج کے علاج کے لیے بیجامرت اور مٹی کی زرخیزی کے لیے گھنا جیوامرت، غذائی اجزاء کے انتظام کے لیے درواجیا امرت اور ترقی کو فروغ دینے والے کے طور پر پنچ گاویہ، اور کیڑوں پر قابو پانے کے لیے دیسی کا استعمال کر کے اس نے زمین کی زرخیزی اور فصل کی پیداوار میں نمایاں بہتری لائی ہے۔ بالا چندرا کی ہلدی کی کاشت جس میں 2.7 لاکھ روپے کی ابتدائی سرمایہ کاری ہے، اس سے 10 لاکھ روپے سے زیادہ کی آمدنی متوقع ہے۔ مہاراشٹر، بنگلورو اور بھوپال کے خریداروں نے ہلدی کی خریداری میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ مہاراشٹر کی ایک کمپنی نے 25 کوئنٹل کا پیشگی آرڈر دیا ہے۔ وہ اس سیزن میں کل پیداوار 50 کوئنٹل سے زیادہ متوقع ہے۔ ضلع کلکٹر ڈاکٹر سری دھر چرکوری، ضلع زراعت افسر اے ناگیشورا راؤ اور اے پی سی این ایف کے ضلع پروجیکٹ منیجر ایس وی پربھاکر نے بالا چندرا کی کوششوں کو تسلیم کیا ہے۔ یوم جمہوریہ کے اسٹال پر ان کی کامیابی کی نمائش کی گئی۔ بالا چندرا، چتور، پروددتور، کرنول اور ورنگل کے کسانوں کی رہنمائی بھی کرتے ہیں، ماحولیاتی ان پٹ تیار کرنے اور پائیدار تکنیکوں کو اپنانے میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنی زمین کو کیمیکل سے تباہ نہ کریں۔ ایک ماں تو صرف نو مہینے بچے کو پالتی ہے، لیکن زمین زندگی بھر ہماری پرورش کرتی ہے۔ مٹی کی حفاظت کریں، فطرت کو محفوظ رکھیں، اور مستقبل کو محفوظ بنائیں۔

کیش پٹیل نے ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کے طور پر بھگود گیتا پر ہاتھ رکھ کر حلف لیا

واشنگٹن ڈی سی // ہندوستانی نژاد امریکی کیش پٹیل نے نئے ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کے طور پر حلف لیا۔ انہوں نے بھگود گیتا پر ہاتھ رکھ کر حلف لیا۔ اس کی گرل فرینڈ اور فیملی ان کے ساتھ کھڑے تھے جب وہ حلف لے رہے تھے۔ دیگر رشتہ دار اور اعلیٰ شخصیات بھی دیکھ رہے تھے۔ تقریب آئزن ہاور ایگزیکٹو آفس بلڈنگ میں ہوئی، جہاں پٹیل کو امریکی اٹارنی جنرل پام بونڈی نے حلف دیا۔ فاکس نیوز نے رپورٹ کیا کہ سینیٹ کی جانب سے ان کی تقرری کی تصدیق کے بعد ہوئی ہے۔ حلف کے بعد پٹیل نے کہا کہ وہ امریکی خواب جی رہے ہیں اور انہوں نے مزید کہا کہ پہلی نسل کا ہندوستانی دنیا کے سب سے عظیم ملک کے قانون نافذ کرنے والے ادارے کی قیادت کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا: "میں امریکی خواب جی رہا ہوں اور جو بھی یہ سمجھتا ہے کہ امریکی خواب مر گیا ہے، یہیں دیکھو۔ آپ پہلی نسل کے ہندوستانی سے بات کر رہے ہیں جو زمین کی سب سے بڑی قوم کے قانون نافذ کرنے والے ادارے کی قیادت کرنے والا ہے۔"

متحدہ عرب امارات کے وزیر نے کیرالا میں کمیونٹی رن میں شرکت کی

کیرالا // کیرالا میں کمیونٹی رن کے 8ویں ایڈیشن میں کمیونٹی کی مصروفیت اور سماجی امن وابستگی کو فروغ دینے کے لیے متحدہ عرب امارات کے 2025 کے موسم کے مطابق ایک خصوصی کمیونٹی رن کا انعقاد کیا گیا جس کا اعلان صدر شیخ محمد بن زاید النہیان نے کیا ہے۔ متحدہ عرب امارات کے وزیر اقتصادیات عبداللہ بن طوق المری نے وی پی ایس ہیلتھ کیئر کے ... کے ہمراہ 100 سے زیادہ دیگر افراد کے ساتھ ... کے لیے اپنے دورے کے دوران متحدہ عرب امارات اور کیرالا کے درمیان باہمی تعاون کے جذبے کو اجاگر کرتے ہوئے 5 کلو میٹر کی دوڑ میں حصہ لیا۔

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: ذیا سرچغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگی ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوگئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبرتھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیر ونک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحیتیں پیدا کر کے انہیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کر سکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا ہجوم غیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے اور حقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور اسکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے۔ انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انہیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم برداشت شامل ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، دوسرا یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی ناقص ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے۔ جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انہیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں، جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت و خوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہان ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری بھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انہیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں۔ Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹکس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجویٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں، لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی صورتحال سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا، جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

بھی بھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں

عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟ کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آگئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقا کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہے جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پر الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومی کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعرا کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبال کو بھی ان کی مشہور نظم شکوہ کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر جواب شکوہ لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانشور اور علما کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانشور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پر کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانشور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے اعلیٰ دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجودہ حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے۔ خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جانے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہوتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہوا اسی کو ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زادوں کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سیکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلزمین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

تربیت

سیدہ تبسم منظور

اللہ رب العزت کی بے شمار نعمتوں، نوازشوں اور احسانات میں سے ایک عظیم نعمت اولاد ہے۔ اس نعمت کی قدر ذرا ان لوگوں سے پوچھ کر دیکھیں جو اس خوشی سے اس نعمت سے محروم ہیں۔ وہ اسے پانے کے لئے اپنا قیمتی وقت اور دولت صرف کرتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ دولت خرچ کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اولاد والدین کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن والدین سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے یہ ذمہ داری بخوبی نبھائی یا نہیں اس امانت کی حفاظت کی گئی یا اسے برباد کیا گیا تھا۔

یہی بچے مستقبل میں قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ اگر انہیں صحیح تربیت دی جائے تو اس کا مطلب ہے ایک اچھے اور مضبوط معاشرے کے لیے ایک صحیح بنیاد ڈال دی گئی۔ ایک مضبوط ستون کھڑا ہو گیا۔ بچوں کی اچھی تربیت سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ جیسے کہ ایک ننھا سا پودا جو مستقبل میں اچھا گھنا تناور سایہ دار اور پھل دار درخت بن سکتا ہے۔ کبھی بھی کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ دولت کتنی ہے گاڑی بنگلے کتنے ہیں بلکہ یہی سوال ہوتا ہے اولاد کیسی ہے۔

اولاد اللہ رب العالمین کا سب سے بڑا قیمتی تحفہ ہے۔۔۔۔۔ یہ تحفہ ایسا ہے جس کے لئے انبیاء کرام نے بھی نیک اور صالح اولاد کی دعائیں مانگی۔ مال و دولت اور اولاد دنیا کے لئے زینت تو ہے ہی لیکن یہ آزمائش بھی ہیں۔ اولاد کی تربیت نہایت ضروری ہے۔ کیوں کہ یہی اولاد آگے چل کر اس روئے زمین کی فلاح کا انحصار ہوگی۔ ماں کی گود ہی اولاد کا پہلا مکتب ہے۔۔۔۔ اور ماں کی گود کو اولاد کا پہلا مکتب اس لئے کہا گیا ہے کہ اولاد کی تربیت میں ماں کو ایک اہم اور خاص مقام دیا گیا ہے۔ وہ نیک سیرت اور پاکیزہ مائیں ہی تو تھیں جنہوں نے اسلام کو عظیم مصلحین، علماء ؒ اور اولیاء ؒ کرام سے نوازا ہے جن کی علمی، اصلاحی اور روحانی جدوجہد نے مختلف ادوار میں اسلام کو ظلم سے نکال کر صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ جب بھی عالم اسلام کو معاشرتی، تہذیبی، اخلاقی اور مذہبی زوال نے گھیر لیا پھر دشمن کی مخالف سازشیں کامیاب ہونے لگیں تو انہیں نیک سیرت ماؤں کے نیک صالح بیٹوں نے عالم اسلام کی رہبری و رہنمائی کی ہے۔ قرآن کی تعلیمات کو عام کیا۔ اپنی جانیں گنوائی اور اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر طوفان کو اپنا راستہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ اس لئے ماں نیک ہوگی تو وہ اپنے بچوں کی تربیت صحیح کر پائے گی۔

بچپن میں ہی کی گئی تربیت بچوں کے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بچپن میں ہی اگر بچوں کی صحیح دینی و اخلاقی تربیت کی جائے تو بڑے ہونے کے بعد بھی وہ تہذیب، تمیز اور اخلاق پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ جیسے پتھر پر کھینچے گئے نقش ہوں۔ ہم سب بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اولاد اللہ رب العزت کا نہایت ہی قیمتی انعام ہے۔ رب العزت نے اپنے کلام میں انہیں زینت اور دنیاوی زندگی میں رونق بیان کیا ہے لیکن یہ رونق و بہار اور زینت اس وقت ہے جب اس نعمت کی قدر کی جائے دینی و اخلاق اور تعلیم کے زیور سے انہیں آراستہ کیا جائے۔ بچپن ہی سے ان کی صحیح دیکھ بھال ہو دینی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ اسلامی ماحول میں انہیں پروان چڑھایا جائے۔۔۔ حقوق صرف اولاد کے ہی نہیں ہوتے بلکہ والدین پر بھی اولاد کے حقوق ہیں۔ ان میں سب سے اہم ان کی دینی تعلیم اور اچھی تربیت ہے۔ تعلیم اور تربیت میں سب سے زیادہ اہم چیز تربیت ہے جبکہ ہم آج کل سے زیادہ زندگی تعلیم حاصل کرنے پر صرف کر دیتے ہیں۔ ویسے علم تو بچپن کے پاس بھی بہت تھا۔ اسلام نے عصری تعلیم کو ہرگز منع نہیں کیا لیکن دین کی بنیادی تعلیم کا حصول اور اسلام کے ارکان کا جاننا تو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس پر آخرت کی فلاح و کامیابی کا بھی دارومدار ہے۔ جب تک دین کی بنیادی تعلیم سے آگاہی اور اس پر عمل نہ ہو توحید و رسالت اور آخرت پر صحیح ایمان نہ ہو یا نماز روزہ اور قرآن کی تلاوت سے اور روز مرہ کی زندگی کے احکامات سے غفلت ہو۔ جہنم سے بچنے کی فکر جس طرح خود کو کرنی چاہئے اسی طرح والدین کی یہ بہت ہی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بچپن سے ایسی تربیت کریں کہ ان میں دینی شعور پختہ ہو اور بڑے ہو کر وہ زندگی کے جس کسی شعبے میں بھی رہیں ایمان و عمل سے ان کا رشتہ نہ صرف قائم رہے گا بلکہ بہت مضبوط بھی ہوگا۔

دور حاضر میں والدین دنیاوی زندگی کی بہت حد تک بچوں کے بہتر مستقبل کی خوب فکر اور کوشش میں دن رات ایک کرتے ہیں۔ اس کے لئے محنت کرتے ہیں تاکہ وہ معاشرے میں سرخرو رہیں اور آرام کی زندگی گزار سکیں لیکن اس دنیا کی چھوٹی سی زندگی کے بعد آخرت کی جو کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی ہے وہاں کی سرخروئی سے خود بھی غافل رہتے ہیں اور اپنے بچوں کی تربیت میں بھی اس پہلو کو اہمیت نہیں دیتے۔ جتنی عصری تعلیم کے لئے جدوجہد کی جاتی ہے اتنی دینی تعلیم کے لئے نہیں کی جاتی۔ بچوں کا ذہن صاف و شفاف بالکل کورے کاغذ کی طرح خالی ہوتا ہے اس میں جو لکھنا چاہے جو بھی نقش کھینچا جائے وہ مضبوط و پائیدار ہوتا ہے۔ بچپن میں بچے کے لئے علم کا حصول پتھر پر کھینچے نقش کی طرح ہوتا ہے۔ بچپن میں جو چیز دماغ میں بٹھا دی جائے وہ پائیدار اور مضبوط ہوتی ہے جیسے زمین سے آگنے والے نرم و نازک پودوں کی طرح بچوں کے خیالات و فکر اور طرز زندگی کو جس طرح جس رخ پر چاہے با آسانی سے موڑا جا سکتا ہے جب وہ بڑے ہو جائیں اور ان کی عقل پختہ ہو جائے تو ان میں تبدیلی ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہوتی ہے اس لئے شروع سے ہی مطلب ابتدائی عمر میں ہی بچوں کی نگرانی اور ان کی صحیح تربیت والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ لڑکا ہو یا لڑکی ہو دونوں کی تربیت ایک ساں کرنی چاہئے۔ اگر بیٹی کو پردہ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو بیٹوں کو بھی اپنی نگاہوں کو نیچی کرنے کی تلقین کریں۔ ماں بہن بیٹیوں کی عورت کی عزت کرنا سکھائیں۔

تعلیم جتنی ضروری ہے اس سے زیادہ تربیت ضروری ہے۔ آج کل جو میاں بیوی جھگڑے معمولی معمولی باتوں پر طلاق اور خلع کے تقاضے۔ والدین سے بدسلوکی بدتمیزی گھر سے باہر نکال دینا، در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے اکیلا چھوڑ دینا۔ رشتہ داروں میں بھائی بہنوں میں اختلافات پیدا ہونا۔ رشتوں ناطوں سے زیادہ مال و دولت اور چیزوں کو ترجیح دینا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر گالی گلوچ کرنا۔۔۔ اپنے سے بڑوں کا احترام نہ کرنا اور نہ جانے کی کئی وجوہات ہیں جو سب کی سب بتا رہی ہیں کہ یہ پڑھی لکھی ایجوکیٹیڈ نسل تربیت سے بالکل پرے ہے۔ اپنی اولاد کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ کیجئے تاکہ ایک صاف شفاف اور نیک معاشرہ تشکیل پا سکے۔ ایک بات ذہن نشین کر لیں تعلیم کی کمی کو تربیت ڈھانپ سکتی ہے پر تربیت کی کمی کو تعلیم نہیں ڈھانپ سکتی۔ جتنی تعلیم ضروری ہے اس سے زیادہ تربیت ضروری ہے۔ بچے پالنا کوئی بڑا کام نہیں یہ کام صدیوں سے جانور چرند پرند بڑے بہت اچھی طرح سے کرتے آ رہے ہیں۔ بڑا کام ہے بچوں کی اچھی تربیت کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اغیار کی نقالی، باعثِ ذلت وخواری

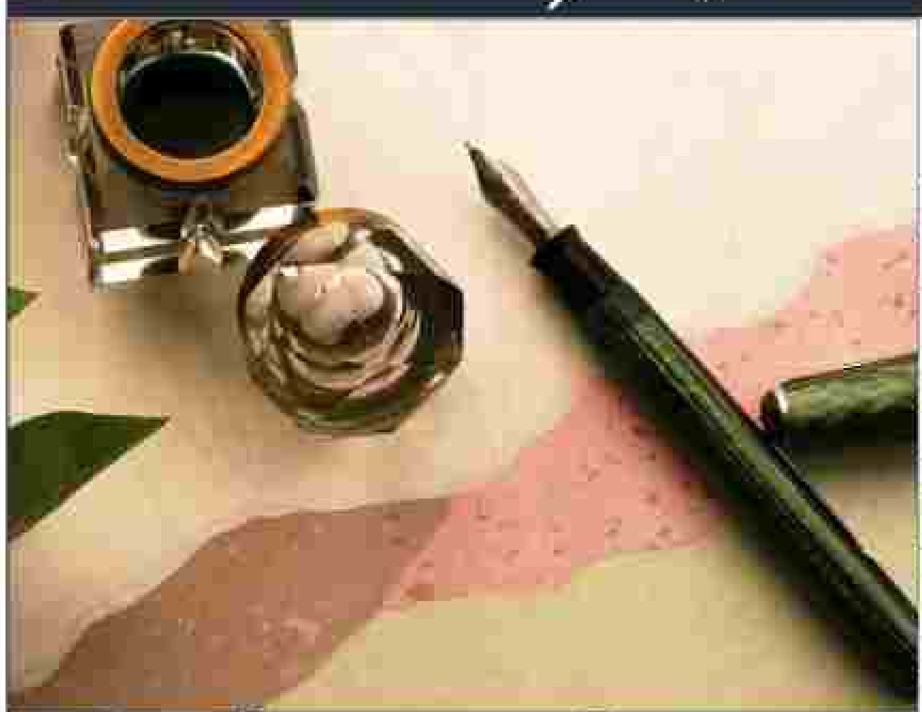

عبدالرشید طلحہ نعمانی

تہذیبوں کی آویزش، ثقافتوں کا ٹکراؤ اور روایتوں کا تصادم کوئی انوکھی بات نہیں، روز اول سے یہ سلسلہ بام عروج پر ہے اور تاقیامت جاری رہیگا۔ بالخصوص اسلامی تہذیب کو ہر زمانے میں نت نئے چیلنجز درپیش ہوئے، صلیبیوں، یہودیوں اور تاتاریوں کے ہاتھوں متعدد مرتبہ اسلامی تمدن و حضارت پر شب خون مارا گیا اور چو طرفہ یلغار کرنے کی ناپاک کوششیں کی گئیں، مگر ہر بار یا تو اسلام کیمپ والے اپنی تہذیب کے آگے سد سکندری بن کر کھڑے ہو گئے یا پھر کعبہ کو صنم خانہ سے پاسباں میسر آتے رہے۔ اس وقت بھی اسلامیان برصغیر کے لیے ہندوانہ تہذیب، کشمکش کا ایک ایسا دوراہا ہے، جہاں آ کر عوام کی اکثریت قلادۂ اسلام گلوں سے نکال پھینکتی جا رہی اور اغیار کی نقالی کو قابل فخر کارنامہ سمجھنے لگی ہے۔ کتاب وسنت کی اصطلاح میں اسی کو تشبہ کہا جاتا ہے یعنی اپنی ہیئت ووضع تبدیل کر کے دوسری قوم کی وضع قطع اختیار کر لینا، اپنے تہذیبی ورثہ سے دست کش ہو کر دوسروں کی روایات کو حرز جاں بنالینا، اپنی حقیقی شناخت و پہچان کو مسخ کر کے غیروں کے طور طریق کو بہتر تصور کرلینا۔۔۔۔۔ اور یہ ایسا سنگین جرم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بددعا کیطور پر فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ اسی میں شمار ہوگا۔ (ابوداؤد)

علماء کرام نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں عقیدہ و ایمان کے متعلق سے غیروں سے مماثلت ومشابہت مراد نہیں؛ کیوں کہ جو شخص عقیدہ و ایمان کے اعتبار سے غیر اسلامی فکر اختیار کر لے وہ تو پہلے ہی سے مسلمان نہیں، اس حدیث میں عملی اور سماجی زندگی میں غیروں کے تشبہ سے منع فرمایا گیا ہے، اور مختلف مسائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توضیح وتشریح نے اس نکتہ کو مزید واضح کیا ہے۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلتے، اس کے نصف آسمان پر ہونے اور ڈوبنے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ یہ اوقات عام طور پر آفتاب پرست قوموں کی عبادت کے رہے ہیں، روزہ میں حکم ہے کہ افطار میں جلدی کی جائے، تاخیر نہ کی جائے، کہ یہ اہل کتاب کا طریقہ ہے، یوم عاشوراء کے ساتھ مزید ایک روزہ کا حکم ہوا کہ اس دن یہود روزہ رکھا کرتے تھے، تاکہ مسلمان اپنی عبادات میں بھی ان سے ممتاز رہیں۔

ان ہدایات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یہی ہے کہ مسلمان کو ہر شعبۂ زندگی میں دیگر اقوام سے قومی و دینی اعتبار سے ممتاز اور متشخص رہنا چاہیے۔ اس کے باوجود اگر کوئی ان ہدایات کو پس پشت ڈال کر غیروں کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو یہ بھی ایک اعتبار سے منافقت ہے اور منافقین کا مقام جہنم کا نچلا طبقہ ہے۔

تشبہ کی مختلف قسمیں:

حضرت حکیم الامت ؒ نے اپنی ایک کتاب میں تشبہ کے اقسام پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کچھ خلاصہ یہاں بھی نقل کر دیا جائے؛ تاکہ مزید بصیرت ہو جائے۔

(1) تشبہ بالکفار اعتقادات وعبادات میں کفر ہے اور مذہبی رسومات میں حرام ہے، جیسا کہ نصاریٰ کی طرح سینہ پر صلیب لٹکانا اور ہندوؤں کی طرح زنار باندھنا ایسا تشبہ بلاشبہ حرام ہے۔ تشبہ بالکفار امور مذہبیہ میں حرام ہے جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکانا، سر پر چوٹی رکھنا، "جے" پکارنا۔

(2) معاشرت اور عادات اور قومی شعار میں تشبہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً کسی قوم کا وہ مخصوص لباس استعمال کرنا جو خاص انہی کی طرف منسوب ہو اور اس کا استعمال کرنے والا اسی قوم کا ایک فرد سمجھا جانے لگے جیسے نصرانی ٹوپی اور ہندوانہ دھوتی یہ سب ناجائز اور ممنوع ہے اور تشبہ میں داخل ہے۔ علی ہذا کافروں کی زبان اور ان کے لب ولہجہ اور طرز کلام کو اس لئے اختیار کرنا کہ ہم بھی انگریزوں کے مشابہ بن جائیں تو بلاشبہ یہ ممنوع ہوگا۔

(3) اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی ہیں گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو ان کا برتنا جائز ہے مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں۔ ایجادات، انتظامات اور اسلحہ اور سامان جنگ میں غیر قوموں کے طریقے لے لینا جائز ہے جیسے بندوق ہوائی جہاز وغیرہ یہ درحقیقت تشبہ نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے استعمال سے نیت وارادہ کافروں کی مشابہت کا نہ ہو۔ یہ ان ایجادات کا حکم ہے جن کا بدل مسلمانوں کے پاس نہیں اور جو ایسی ایجادات ہوں کہ جس کا بدل مسلمانوں کے پاس موجود ہو تو اس میں تشبہ مکروہ ہے۔

(4) مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی تو زیادہ گناہ ہوگا اور اگر ادھوری بنائی تو اس سے کم ہوگا۔ (ماخوذ از انفاس عیسیٰ)

مختصر یہ کہ ہم مسلمانوں کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ظاہری و باطنی اعتبار سے جو کامل ومکمل اور فطری و پاکیزہ طریقہ زندگی ملا ہے، اگر کوئی بدنصیب اسے ترک کر کے کسی اور قوم کی نقل و حرکت اور مشابہت اختیار کرتا ہے، خواہ اخلاق واطوار میں ہو، یا افعال واحوال میں، لباس ومعاش میں ہو، یا تہذیب وتمدن میں، جب کہ وہ طور طریق خاص ان ہی کے ہوں تو ان کی مشابہت اختیار کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی اور عاشق نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرام کا جذبۂ ایمانی:

عہد نبوی ﷺ میں جب کوئی شخص مشرف بہ اسلام ہوتا تو اس میں کئی ایک تبدیلیاں رونما ہو چکی ہوتیں، ان میں سے ایک اہم تبدیلی یہ ہوتی کہ اس کی دوستی اور دشمنی کا معیار بدل جاتا۔ جو کل تک اس کے دوست تھے وہ دشمن بن جاتے ہیں اور جو دشمن تھے وہ دوست ہو جاتے ہیں اور ان نئے بننے والے دوستوں کی خاطر وہ اپنے پرانے دوستوں سے لڑائی تک کے لیے تیار ہو جاتا تاکہ اس لڑائی میں اپنی جان اور مال قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ پہلے کافر تھے، وہ حنیفہ کے سردار تھے، مسیلمہ کذاب کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کو دھوکے سے قتل کرنے نکلے مگر مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر لیا اور مسجد کے ستون کے ساتھ لا کر باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے فرمایا: ثمامہ کہو کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: "اچھا ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے (جس کا بدلہ لینے والے موجود ہیں) اور اگر مال چاہتے ہو تو فرمایئے جتنا آپ چاہتے ہیں آپ کو دے دیا جائے گا۔" آپ ﷺ انہیں وہیں چھوڑ کر چلے گئے، پھر اگلے دن ان کے پاس آئے اور ان سے یہی بات فرمائی اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ پھر تیسرے دن وہاں سے گذرے اور حال دریافت کیا انہوں نے وہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ثمامہ کو چھوڑ دو۔" ثمامہ اس (اسیری کے) دوران قرآن پاک سنتے رہے۔ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز اور دوسرے حالات دیکھتے رہے۔ جوں ہی انہیں چھوڑا گیا، مسجد کے قریب کھجوروں کے ایک باغ میں گئے، غسل کیا، مسجد میں آئے اور بلند آواز سے پڑھا: "اشھد ان لا الہ الا اللہ، وان محمدا رسول اللہ ﷺ" (صحیح بخاری) اب دیکھئے اسلام لینے کے ساتھ ہی کیا تبدیلی واقع ہوئی؟ کہنے لگے: "یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! اس روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ بغض مجھے کسی چہرے سے نہیں تھا اب آپ کا چہرہ مجھے سب چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا اور اب آپ ﷺ کا دین مجھے سب دینوں سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ برا دکھائی نہیں دیتا تھا اور اب آپ ﷺ کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ محبوب دکھائی دیتا ہے۔" اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مومن صادق کی قلبی وایمانی کیفیت کیا ہوتی ہے۔

اسی طرح ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا جس نے رسول اللہ ﷺ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا تھا اور جگر چبایا تھا، جب ایمان لائی تو کہتی ہیں: یا رسول اللہ ﷺ تمام روئے زمین پر آپ ﷺ کے خیمے والوں سے زیادہ کسی خیمہ میں رہنے والوں کے متعلق میری یہ خواہش نہیں تھی کہ وہ ذلیل ہوں اور اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ روئے زمین پر آپ کے خیمہ سے بڑھ کر کسی خیمہ کے متعلق میری خواہش نہیں کہ انہیں عزت حاصل ہو۔ (صحیح بخاری)

الغرض: یہ ایک قدرتی چیز ہے کہ ایمانی محبت تمام محبتوں پر غالب ہوتی ہے اور اللہ پاک کا ہم سے تقاضا بھی یہی ہے کہ ہماری طرف آؤ تو پورے آؤ۔ یہ نہیں کہ کچھ دوستی ہم سے اور کچھ دشمنوں سے۔ یہ بات اللہ پاک کو بالکل گوارا نہیں۔ ارشاد باری ہے کہ: "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔۔۔۔ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔" (البقرہ: 208)

بسنت ایک غیر اسلامی رسم:

دیوالی، دسہرا اور ہولی کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی تہوار ہیں، مگر سنکرانتی اور بسنت وغیرہ کے متعلق یہ غلط فہمی عام پائی جاتی ہے کہ یہ موسمی اور ثقافتی تہوار ہیں۔ ایسا صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو ان تہواروں میں حصہ تو لیتے ہیں، البتہ ان کا پس منظر جاننے کی زحمت انہوں نے کبھی گوارا نہیں کی، حالاں کہ مورخین کے مطابق یہ خالصتاً ہندوانہ تہوار ہے۔

نامور محقق، مورخ اور سائنسدان علامہ ابوریحان البیرونی تقریباً ایک ہزار سال قبل ہندوستان آئے تھے۔ انہوں نے کٹاس راج (ضلع چکوال) کے نزدیک ہندوؤں کی معروف یونیورسٹی میں عرصہ دراز تک قیام کیا، وہیں انہوں نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "کتاب الہند" تحریر کی جو آج بھی ہندوستان کی تاریخ کے ضمن میں ایک مستند حوالہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے باب 76 میں انہوں نے "عیدیں اور خوشی کے دن" کے عنوان کے تحت ہندوستان میں منائے جانے والے مختلف مذہبی تہواروں کا ذکر کیا ہے۔ اس باب میں عید "بسنت" کا ذکر کرتے ہوئے علامہ البیرونی لکھتے ہیں "اسی مہینہ میں استوائے ربیعی ہوتا ہے، جس کا نام بسنت ہے۔ حساب سے اس وقت کا پتہ لگا کر ہندو اس دن عید کرتے ہیں اور برہمنوں کو کھلاتے ہیں، دیوتاؤں کی نذر چڑھاتے ہیں"۔ (کتاب الہند، مترجم: سید اصغر علی، صفحہ 206)

الغرض: بسنت غیر مہذب، بے دین اور لامذہب قوم کا شیوا ہے، ہمیں کب زیبا دیتا ہے کہ مردود وملعون، بے ضمیر قوم کے طرز عمل کو اپنا مشغلہ بنائیں، ہمیں تو تحفۂ منجی کیطور پر "ہدایت نامہ انسانیت" عطا ہوا تاکہ ہدایت کے روشن چراغ سے دوسری قوم وملل کے گھرانوں کو روشن کریں نہ کہ اپنے گھروں کی ایمانی شمع کو گل کر کے ظلمت کدہ تقریباً بنائیں۔ اس لیے ہم اس بات کی بھرپور کوشش کریں کہ غیروں کی مشابہت سے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بچائیں تاکہ کل میدان حشر میں سرخروئی ہمارا مقدر بن سکے۔

سرخرو کشتی رہی ہر حال میں

ڈاکٹر شکیل احمد خان

۱۹۱۹ء کی لندن کی ایک سہانی شام اپنے عہد کی مقبول ترین اداکارہ کے فن کا مظاہرہ ناظرین سے کھچا کھچ بھرا ہال، تالیوں کی گڑگڑاہٹ، لوگوں کا کھڑے ہو کر خراج پیش کرنا، سب کچھ بہت خوشگوار تھا۔ ہر کوئی اداکارہ سے ملنے کا مشتاق تھا۔ بڑا وقت شائقین سے بچتا بچاتا کر وہ پچھلے دروازے سے نکل پڑی۔ ناظرین میں موجود ایک شخص بھی اداکارہ کے خیالوں میں گم اپنے گھر روانہ ہوا۔ مشہور ندی ٹیمز پر بنے پل پر گھپ اندھیرے میں اسے ایک ہیولہ دکھائی دیا جو ندی میں چھلانگ لگانے ہی والا تھا۔ آخری لمحے میں اس نے اسے پیچھے سے پکڑ کر بچا لیا۔ روشنی میں اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ ششدر رہ گیا۔ خودکشی کرنے جا رہی لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ وہی اداکارہ تھی جس کی قربت کے لئے سارا لندن دیوانہ ہو رہا تھا۔ اس نے بے اختیار کہا "میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم خودکشی کرنا چاہو گی اور وہ بھی اس وقت جب کے سارا لندن تمہاری ایک نظر عنایت کے لئے اس وقت بھی تھیٹر کے اطراف گھوم رہا ہے۔ تمہارے پاس حسن ہے، دولت ہے، صلاحیت ہے، شہرت ہے اور تم کامیابی کی بلندی پر ہو۔" اداکارہ نے بیزارگی سے جواب دیا "حسن، دولت، شہرت، کامیابی، جائے جہنم میں۔ کیا یہ میری اندرونی بے چینی کا علاج کر سکتی ہے؟" اس تضاد کی شدت مزید بڑھ جاتی ہے جب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ اداکارہ کوئی عام فرد نہیں بلکہ ۱۹ ویں صدی کی آخری صدی کی آخری دہائیوں کی یورپ کی مقبول ترین ہستی ایو لاوالیئر LavallierEve تھی۔

ایو لاوالیئر کا اصل نام یوجین فینوگلیو تھا جو ۱۸۶۶ء میں فرانس میں پیدا ہوئی۔ ۱۸۸۲ء میں شرابی اور وحشی باپ نے ماں کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ وحشت زدہ ایو گھر سے بھاگ نکلی۔ قدرت نے اسے غیر معمولی حسن اور خوبصورت آواز سے نوازا تھا۔ وہ ہر قسم کے جذبات کے بہترین اظہار پر قادر تھی۔ حسن، آواز اور رکھ رکھاؤ نے اسے بہت جلد پیرس کے بہترین تھیٹرس کی جان بنا دیا۔ وہ فرانس کی سب سے زیادہ مقبول celebrity بن گئی۔ اس کا لباس اور کنگھی چوٹی کا انداز یورپ میں فیشن کا معیار تسلیم کیا جاتا۔ اس کے استعمال میں رہنے والی پرفیوم، صابن وغیرہ کمپنیاں کی دھوم رہتی۔ اسی دوران اس کے تعلقات ایک نواب سے ہوئے جس نے اس کا نام ایو لاوالیئر کر دیا۔ یورپی ممالک کے بادشاہ، رانیاں، شہزادے، شہزادیاں، نواب اور سالار جب فرانس آتے تو اس کے حسن، اداکاری اور آواز سے ضرور محظوظ ہوتے۔ پرتگال کا بادشاہ کارلوس، بلجیم کا بادشاہ لیوپولڈ دوم، انگلینڈ کا بادشاہ ایڈورڈ ہفتم، ہنری آف باربن یا قیصر روس کے فن کے معترف اور مداح تھے۔ خود ایو کہا کرتی تھی "سونا میرے ہاتھ کا کھیل تھا، میرے پاس ہر وہ چیز تھی جو دنیا دے سکتی تھی اور جس کی مجھے خواہش تھی لیکن اس کے باوجود میری روح سب سے زیادہ دکھی اور غمگین تھی"۔ اندرونی بے چینی دور کرنے وہ گناہ کے راستے پر چل پڑی۔ نواب سے پیچھا چھڑا کر ایک تھیٹر ڈائریکٹر سے تعلقات استوار کئے۔ ایک ناجائز بیٹی کو جنم دیا۔ دیگر کئی مردوں سے ہر قسم کے روابط رکھے۔ لیکن قلبی سکون اور اطمینان سے محروم ہی رہی۔ ناجائز بیٹی اسے ہر احساس کرنے ہر طرح کی حرکتیں کرتی۔ یہاں تک کہ وہ بیزار ہو کر خودکشی پر مائل ہوئی۔ آخرکار مذہب میں پناہ لی۔ دنیا کے تمام چھپکا اور رنگینیوں کو ٹھکرا کر ایک غیر معروف دیہات میں سادہ اور تیاگ کی زندگی گزار کر ۱۹۲۹ء میں گمنامی کی موت کو گلے لگایا۔

اس داستان حیات کی عصر حاضر میں اور خصوصاً ہمارے لئے کیا معنویت ہے؟ دیکھئے ٹی وی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے باعث ہم میں سے اکثر لوگ اور خصوصاً نوجوان اس بات کو شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ بین الاقوامی سطح پر دیگر اقوام اور ملکی سطح پر اہل وطن کی دوسری برادریوں کے پاس آج اقتدار ہے، عیش وعشرت ہے، تمام چھما چھم ہے، قیمتی کاریں، ذاتی ہوائی جہاز اور بوٹ ہیں، محلات ہیں، طاقت، عزت، شہرت اور گلیمر ہے۔ اس کے برعکس ہماری قوم معاشی تنگدستی، سیاسی بے وقعتی، سماجی بے بضاعتی اور معاشرتی پسماندگی کی شکار ہے۔ یہ صورتحال ابتدائی مرحلہ میں فوری طور پر اکثر لوگوں میں احساس محرومی، مایوسی، بے بسی اور بے دلی کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ یہ احساس ہماری قوت عمل کے لئے سم قاتل ثابت ہوتا ہے اور ہمارے جوش و جذبہ کے شعلوں پر برفیلے پانی کی طرح کام کرتا ہے۔ ہم یہاں تک کیوں پہونچ گئے یہ ایک الگ موضوع ہے۔ یہاں تو بس یہ بتا کر کرنا مقصود ہے کہ ظاہری شان و شوکت سے قطعاً متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ اکثر صرف ایک سراب ہوتا ہے۔ ظاہری شان و شوکت، طاقت اور تمام چھما چھم کے پیچھے بڑی دکھ بھری داستانیں ہوتی ہیں۔ بے چینی، بے کلی، بے سکونی اور جذباتی و روحانی خلا ہوتا ہے۔

اس کی سیکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ ہم موجودہ قومی حالات میں مست رہیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں۔ اسلام رہبانیت اور فرار کی تعلیم نہیں دیتا۔ دولت، حشمت اور اقتدار خود اپنے اندر کوئی خراب چیز نہیں ہے۔ ہمیں تو آخرت کے ساتھ دنیا کی بھی بھلائی مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن ناجائز طریقوں اور اقدار، ایمان اور محبت کی قیمت پر حاصل کی جانے والی دولت اور گلیمر بھی کبھی خوشی، سکون اور کامیابی کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ جبکہ زندگی میں بنیادی اہمیت قلبی سکون اور محبت کی ہے۔ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ اب اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے، دوسروں کی مدد کرنے، آخرت بنانے، اور سکون و اطمینان کی زندگی بتانے کے لئے دولت، شہرت، اقتدار ایک ذریعہ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی پوری صلاحیتوں اور قوت کے ساتھ شرعی حدود میں اسے حاصل کرنے کی بھرپور اور جامع کوشش کرتے رہنا ہے۔ بس اہم بات یہ ہے کہ ہم ذریعہ اور مقصد کے فرق کو نہ بھولیں۔ دولت ذریعہ ہے اور سکون، محبت، دائمی کامیابی ہمارا مقصد!

دولت سے سکون، محبت اور کردار حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں، کردار، محبت اور سکون قلب سے دولت و وقار حاصل کیا جا سکتا ہے۔ دنیا میں ہر سال کئی امیر ترین، خوبصورت ترین، طاقتور ترین، قابل ترین افراد دامن اسلام میں پناہ لیتے ہیں۔ اور سے پاس امیر، خوبصورت، طاقتور اور قابل لوگوں کی قلت نہیں ہے۔ اب دنیا کے کچھ حصوں میں علاقائی وجوہات اور صنعتی کمی کے باعث یہ چیزیں کمیاب ہیں تو اسے وقتی کمزوری تو مانا جا سکتا ہے ناکامی نہیں۔ مسلمان اگر سچ میں مسلمان ہے تو وہ ناکام ہو ہی نہیں سکتا۔ کردار اور ایمان ہو تو پھر کوئی اور چیز ہو یا نہ ہو، وہ کامیاب ہے۔ اس کے ساتھ اگر دولت وحشمت بھی ہو تو سونے پہ سہاگہ۔ لیکن صرف دولت وحشمت تو دنیاوی سکون، محبت اور کامیابی کی بھی ضمانت نہیں۔ جیسا کہ ایو لاوالیئر کی مثال سے واضح ہے۔ لہٰذا ہمیں دوسروں کی امارت و تام جھام دیکھ کر انفعالی طور پر متاثر نہ ہوتے ہوئے دین و دنیا دونوں کے حصول کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھنا ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ اگر ہم ایمان و کردار کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں تو ہم ہر حال میں کامیاب ہیں۔ دولت وشہرت کے ساتھ بھی اور دولت وشہرت کے بغیر بھی۔ بقول احسن یوسف زئی

سرخرو کشتی رہی ہر حال میں
ڈوبنے کے بعد بھی پانی میں ہے

باقیات

101

کہا ''پانی ووڈ جموں واپس آ گیا ہے۔ عسکریت پسندوں کی شمولیت جاری ہے۔ سن 2020 سے بی اجلاس کے بعد غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں بھی اضافہ ہوا ہے''۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ آزادی سے لے کر 2021 تک جموں و کشمیر کو صرف 14,000 کروڑ روپے مالیت کی صنعتی سرمایہ کاری ملی تھی، انہوں نے کہا کہ 2021 میں نئی صنعتی ترقی کی اسکیم کے اعلان کے بعد، 1.65 لاکھ کروڑ روپے کی تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال 2.36 کروڑ سیاحوں نے جموں و کشمیر کا دورہ کیا۔ انہوں نے کہا ''ہم نے ترقی پر زیادہ خرچ کرنے کے لیے اخراجات کو کم کر کے کفایت شعاری کے چند اقدامات بھی کیے ہیں۔ یہ ترقی شفاف طریقے سے کی گئی ہے۔''

102

پولیس اور فوج کے سینئر افسران کے ساتھ بات چیت کی، سیکورٹی گرڈ کو مضبوط بنانے کے لیے مجموعی رکاوٹ کے تعاون پر زور دیا۔ ذرائع کے مطابق ڈی جی پی نے پہلا پڑاؤ اننت ناگ کے کوکرناگ میں 164 بٹالین سی آر پی ایف ہیڈ کوارٹر تھا، جہاں افسران اور جوانوں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ انہوں نے سیکورٹی حکمت عملیوں کا ایک جامع جائزہ لیا، ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لیے فعال اقدامات، انٹیلی جنس پر مبنی آپریشنز اور سیکورٹی فورسز کے درمیان ہم آہنگی کی اہمیت پر زور دیا۔ اس موقع پر انہوں نے سی آر پی ایف، جموں کشمیر پولیس اور فوج کے درمیان ہموار تعاون کشمیر میں امن اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اہم ہے۔ ہماری اجتماعی کوششیں ملک کی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے جاری رکھیں گی۔'' دوستی کو مزید مضبوط کرنے کیلئے ڈی جی پی نے فوجیوں کے ساتھ بڑا کھانا (ایک روایتی دعوت) کا اشتراک کیا، جس کے دوران جوانوں نے اپنے تجربات، آپریشنل چیلنجوں اور ذاتی کہانیوں کے بارے میں بات کی۔ تیری کی مصروفیت نے فورس اور اس کی قیادت کے درمیان گہرے رشتے کو اجاگر کیا، جس میں ڈی جی پی نے خطے میں تعینات اہلکاروں کی لگن اور لچک پر فخر کا اظہار کیا۔ بعد ازاں ڈی جی پی نے سیکورٹی لحاظ سے حساس جنوبی کشمیر کے پلوامہ میں 183 بٹالین سی آر پی ایف کیمپ کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران، انہوں نے سی آر پی ایف کے اہلکاروں سے بات چیت کی اور ان کے معمول کے فرائض، فلاح وبہبود اور جاری کارروائیوں کے بارے میں دریافت کیا۔ اسسٹنٹ پولیس اہلکار نے اوقی پورہ پلوامہ اور شوپیاں سے جموں کشمیر پولیس کے سینئر افسران سے بھی ملاقات کی تاکہ باہمی تعاون کی حفاظتی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ بات چیت میں انٹیلی جنس شیئرنگ کو بڑھانے، انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کو تقویت دینے اور سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان ایک مربوط نقطہ نظر کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ڈی جی پی سنگھ نے خطرات کا موثر طریقے سے مقابلہ کرنے کے لیے حقیقی وقت میں مواصلات اور مشترکہ کارروائی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ڈی جی پی سنگھ نے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم امن کو برقرار رکھنے اور شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے اپنے عزم میں ایک ساتھ کھڑے ہیں۔ سی آر پی ایف کے سربراہ نے ان حساس علاقوں میں تعینات اہلکاروں کیلئے فلاحی اقدامات کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے فورس کے جوانوں کو ان کی فلاح وبہبود کے عزم کا یقین دلایا اور ملک کی سلامتی کو یقینی بنانے میں ان کی قربانیوں کا اعتراف کیا۔

103

اتفاقیہ رپورٹ (ای ایف آئی آر) درج کی ہے۔ پولیس ترجمان کے مطابق شکایت نیو کالونی کھریو کے رہائشی مشتاق احمد بٹ نے عادل احمد بٹ اور بلال احمد بٹ ساکنان نیو کالونی کھریو کے خلاف درج کرائی تھی۔ شکایت کنندہ نے ان پر الزام لگایا کہ وہ اس کے پورے خاندان پر حملہ کر رہے ہیں جس سے انہیں چوٹ لگی ہے۔ شکایت کنندہ نے پی ایچ سی کھریو سے او پی ڈی ٹکٹ اور ثبوت کے طور پر آدھار کارڈ کی کاپی کے ساتھ شکایت درج کی۔ شکایت کی جانچ کرنے کے بعد پولیس اسٹیشن کھریو میں بی این ایس کے متعلقہ دفعات کے تحت کیس ایف آئی آر نمبر 17/2025 کے تحت ای ایف آئی آر درج کر کے مزید تحقیقات شروع کر دی۔

104

ہی برفانی ہوائیں چلتی رہیں۔ رپورٹ کے مطابق محکمہ موسمیاتی مرکز سری نگر کے ایک ذمہ دار نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں جموں و کشمیر کے میدانی اور پہاڑی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی شدت کی بارش اور برف باری ہوئی، جب کہ اس دوران الگ تھلگ اونچے مقامات پر بھاری برف باری ہوئی۔ موسمیاتی مرکز کی جانب سے جاری تفصیلات کے مطابق جموں و کشمیر میں منگل کی شام سے بدھ کی صبح ساڑھے 8 بجے تک برف باری اور بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ مرکز کے مطابق اس دوران کشمیر وادی میں ہلکی سے درمیانی بارش ہوئی۔ بدھ کی صبح ساڑھے 8 بجے تک سری نگر 8.7 ملی میٹر، قاضی گنڈ 12.2 ملی میٹر، پہلگام 28.8 ملی میٹر، کپواڑہ 20.3 ملی میٹر (1.5 سینٹی میٹر برف)، کوکرناگ 6.4 ملی میٹر، گلمرگ 33.0 ملی میٹر (33.0 سینٹی میٹر برف) ریکارڈ ہوئی اور 4.8 ملی میٹر، اوقی پورہ 1.6 ملی میٹر، اننت ناگ 3.0 ملی میٹر، اوڑی 4.5 ملی میٹر، پلوامہ 1.0 ملی میٹر، ترال 0.1 ملی میٹر، بڈگام 0.9 ملی میٹر، گاندربل 13.5 ملی میٹر، بارہمولہ 19.5 ملی میٹر، سوپور 32.0 ملی میٹر، بانڈی پورہ 26.5 ملی میٹر، شوپیان 12.0 ملی میٹر، کولگام 9.5 ملی میٹر، دودھ پتھری 27.0 ملی میٹر، 4.5 ملی میٹر، ددور 12.0 ملی میٹر، ویری ناگ 2.8 ملی میٹر، چرار شریف 4.5 ملی میٹر، 22.2 ملی میٹر، 36.4 ملی میٹر، 25.6 ملی میٹر اور 24.8 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ اس دوران بدھ کو صبح سے ہی پوری کشمیر وادی میں بارش اور ہلکی برف باری کا سلسلہ جاری رہا اور سہ پہر کے وقت سری نگر سمیت شمالی، وسطی اور جنوبی کشمیر کے بیشتر علاقوں میں برف وباراں کا سلسلہ جاری تھا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے 3 مارچ تک 2 مراحل میں ہلکی سے موسلادھار بارش اور ہلکی سے بھاری برف باری کی پیش گوئی کی ہے۔ بدھ کی سہ پہر تازہ موسم کاری میں موسمیاتی مرکز سری نگر نے بتایا کہ 26 سے 28 فروری کے دوران کشمیر ڈویژن اور جموں ڈویژن دونوں میں الگ تھلگ مقامات پر بھاری بارش و برف کا سلسلہ جاری رہے گا جبکہ مارچ کی پہلی اور دوسری تاریخ کو بھی آسمان پر بادل چھائے رہنے کے بیچ الگ تھلگ جگہوں پر بکھرے ہوئے مقامات پر ہلکی بارش وبرفباری کا امکان ہے، اور 3 مارچ کو جموں و کشمیر میں بہت سی جگہوں پر ہلکی سے درمیانی بارش و برف متوقع ہے۔ تاہم 4 سے 6 مارچ تک موسم عام طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز نے اپنی جاری کردہ ایڈوائزری میں کہا کہ بنیادی طور پر سادھنا پاس، رازدان پاس، سنگرگ، زوجیلا، گریز، مغل روڈ، سنتھن پاس اور پہاڑی اضلاع کی دیگر بڑی سڑکوں پر سطح زمین پر ٹریفک متاثر ہو سکتا ہے۔ ایسے سیاحوں، مسافروں اور ٹرانسپورٹرز کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے مطابق منصوبہ بندی کریں اور انتظامیہ کی ٹریفک ایڈوائزری پر عمل کریں۔ کاشتکاروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ آبپاشی اور فصل کے دیگر کاموں کو روک دیں۔ مذکورہ مدت کے دوران دن کے درجہ حرارت میں نمایاں کمی رہے گی۔

105

ہمارے فوجیوں نے بی او پی تاش پتی، پٹھان کوٹ سرحدی علاقے میں آئی بی کے پار ایک مشکوک نقل وحرکت دیکھی اور ایک گھسنے والے کو آئی بی کو عبور کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ چوکس فوجیوں نے گھسنے والے کو للکارا لیکن اس نے توجہ نہیں دی اور آگے بڑھتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ خطرے کو محسوس کرتے ہوئے، ہمارے فوجیوں نے دراندازی کرنے والے پر فائرنگ کی اور اس کو ہلاک کر دیا۔ بی ایس ایف نے کہا کہ گھسنے والے کی شناخت اور مقصد کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ بی ایس ایف کے چوکس دستوں نے دراندازی کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ بی ایس ایف نے کہا کہ پاکستانی رینجرز کے ساتھ سخت احتجاج درج کروایا جائے گا۔ ادھر راجوری ضلع کے سندر بنی علاقے میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ واقع ایک گاؤں میں بدھ کو فائرنگ کا واقعہ پیش آیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ سندر بنی کے کیلی گاؤں کے نزدیک گولیاں فوج کی ایک گاڑی کو لگی جس سے اسے معمولی نقصان پہنچا۔ تاہم ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کی جانب سے بھی فوری طور پر اس بات کی تصدیق نہیں کی گئی کہ آیا ملی ٹینٹوں کی جانب سے فائرنگ کیا گیا یا علاقے کے کسی فوجی حصے سے حادثاتی طور پر خارج ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں تحقیقات جاری ہیں۔ ادھر فائرنگ واقعہ کے ساتھ ہی فوج وفورسز نے پورے علاقے میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز نے تلاشی آپریشن آس پاس کے علاقوں میں چلایا جو آخری اطلاعات ملنے تک جاری تھا۔

106

گیچل کا رقہ مات میں سے ایک ہے۔ ایڈونچر کے شوقین افراد اور فطرت سے محبت کرنے والوں کے لیے ایک اہم کشش ہے۔ دریں اثنا، بارہمولہ ضلع کے بالائی علاقوں میں تازہ برفباری ہوئی۔ ان علاقوں میں حاجی پیر، رفیع آباد، ٹنگمرگ اور بونیار شامل ہیں جبکہ میدانی علاقوں میں بارش ہوئی۔

107

گنگا اور پریاگ راج میں سنگم پر بھی اشنان کیا۔ ریاست میں مختلف مقامات پر شوبھا یاترا اور شیو بارات نکلی۔ ادھر ملک کی راجدھانی دہلی میں مہاشیوراتری کے موقع پر مندروں کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا ہے اور لوگ صبح سویرے سے پوجا ارچنا کے لیے وہاں پہنچ رہے ہیں۔ دلی میں بیشتر شیو مندروں میں عقیدت مندوں کی لمبی لمبی قطاریں دیکھی گئی۔ اسی دوران جموں کشمیر کے مختلف علاقوں میں بھی مہاشیوراتری کی تقریبات منعقد ہوئی۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی نے مہاشیوراتری کے موقع پر لوگوں کو مبارکباد پیش کی ہے۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ پر صدر جمہوریہ نے امید ظاہر کی ہے کہ یہ تہوار ہر ایک کی زندگی میں امن، سکون اور خوشحالی لائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی سوشل میڈیا پوسٹ پر اپنے پیغام میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ شیوراتری کے اس عظیم تہوار سے سبھی لوگوں کی زندگی میں نئی امنگ پیدا ہوگی اور امرت کال میں ملک کے مقاصد اور عزائم کو تقویت ملے گی۔ جموں کشمیر کے مختلف علاقوں میں بھی یہ تہوار جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ ادھر جموں کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سمیت دیگر لیڈران نے بھی عوام کو اس موقع پر مبارکباد پیش کی ہے۔

108

کا آپریشن کر رہی ہے، تمام تر مشکلات سے لڑتے ہوئے باوجود کم سے کم وقت میں اپنا آپریشن مکمل کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مکمل طور پر آنے والے دنوں میں سڑکوں پر ٹریفک کی نقل وحرکت بحال ہو جائے گی جو کہ آگے کے علاقے میں تعینات فوجیوں کے ساتھ ساتھ علاقے کی مقامی آبادی کیلئے بھی ایک بڑی راحت ہے۔ دریں اثنا حکام نے بتایا کہ مغل شاہراہ پر بھی بھاری برفباری کے باعث کئی مقامات پر تین فٹ سے زائد برف جمع ہوئی ہے اور برف صاف کرنے کا کام زور وشور سے جاری ہے اور اس سڑک کو جلد از جلد کھولنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق تمام شاہراہوں کو قابل آمدورفت بنانے کیلئے ہنگامی نوعیت پر کام جاری ہے اور جلد ہی ان کو قابل آمدورفت بنا کر کھول دیا جائے گا تاکہ لوگوں کو راحت نصیب ہو سکے۔

109

نوجوان دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گیا۔ نمائندے سے بات کرتے ہوئے ایک مقامی نے لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ 28 سالہ نوجوان جس کی شناخت منظور احمد اعوان ولد شمس الدین اعوان ساکن کھاسکی پورہ کنگن کا کام کے دوران اچانک بے ہوش ہو گیا جس کے بعد اس کو فوراً اسپتال پہنچایا گیا تاہم ڈاکٹروں نے وہاں مردہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان حرکت قلب بند ہونے سے لقمہ اجل بن گیا اور ان کے موت کی خبر پھیلتے ہی علاقے میں صف ماتم کی لہر بچھ گئی۔ ادھر کشتواڑ ضلع میں بدھ کو ٹرک کے ایک حادثے کا شکار ہونے کے بعد ڈرائیور کی موت ہو گئی۔ پولیس کے مطابق کشتواڑ پیڈر روڈ پر بیتن ہالی کے نزدیک ایک ٹرک گہری کھائی میں جا گرا جس سے ڈرائیور کی موت ہو گئی۔ انہوں نے ملوث ڈرائیور کی شناخت محمد ... کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق معاملے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

110

گی۔ اسمبلی میں جموں و کشمیر کی حکومت نے چار ماہ میں کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔ وزیر اعلیٰ نے ایک ٹی وی چینل کے پروگرام میں کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر کا یہ بیان کہ پہلی بار اسمبلی میں ہم رات 11 بجے تک چلی غلط ہے۔ میں نے 2004 کے اولین سیاسی تجربات میں رات کو مہم چلائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کا انتظام کرنے کے لیے جو ترا الیکشن ہوئے تھے وہ ہمارے لیے یکساں ہیں۔ ایک زیادہ یا کم نہیں کر سکتے۔ ابھی تک کوئی نہیں بتا سکا کہ 370 کس کشمیر کے لیے بنایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ نہ نیشنل کانفرنس بی جے پی کو پسند کرتی ہے اور نہ ہی بی جے پی ہمیں پسند کرتے ہیں۔ بہت فرق ہے کیونکہ ہم مرکز کے ساتھ مل کر کام کرنے اور بی جے پی کی سیاست کو قبول کرنے میں بڑا فرق ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ہم مرکز کے ساتھ کام کر رہے ہیں تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔ جموں و کشمیر کے لوگوں کے لیے مرکز کے ساتھ مل کر کام کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ یونین ٹیریٹری اور ریاست کے درمیان دنیا کا فرق ہے۔ اسے خود سمجھنے اور سمجھانے میں وقت لگتا ہے۔

111

نے محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کو مطلع کیا جنہوں نے آگ بجھانے کیلئے کارروائی شروع کر دی اور اس کو مزید پھیلنے سے روک دیا۔ محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ شبہ ہے کہ اسکول کے کچن میں گیس سلنڈر پھٹنے سے آگ لگی ہوگی جس کے نتیجے میں پوری عمارت آگ کی لپیٹ میں آ گئی۔ انہوں نے کہا کہ آگ پر قابو پانے کے لیے کئی فائر ٹینڈر روانہ کیے گئے تاہم آگ پر قابو پانے سے قبل ہی ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ ادھر پولیس نے بھی واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ اسی دوران سری نگر کے چھانہ پورہ علاقے میں آگ کی واردات میں سبزی کی دکان کو نقصان پہنچ گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بدھ کی صبح سویرے میں اس وقت سنسنی کا ماحول پھیل گیا جب ایک دکان میں آگ نمودار ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ آگ اس وقت بھڑک اٹھی کہ دور تک اس کی کرنیں نظر آتی تھیں جس کے بعد مقامی لوگوں نے محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کو مطلع کیا جنہوں نے موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے کیلئے کارروائی شروع کر دی اور جب تک آگ پر قابو پایا گیا تب تک دکان خاکستر ہو گئی۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ آگ لگنے کے واقعے میں سبزی کی دکان کو نقصان پہنچا۔ پولیس نے بتایا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

112

شروع ہو کر 11 اپریل تک جاری رہے گا۔ جموں و کشمیر اسمبلی کے اسپیکر نے کہا کہ اس دوران ایل جی بجٹ ہاؤس میں خطاب کریں گے جس کے بعد بجٹ بھی پیش ہوگا۔ پھر محکموں کے الگ الگ گرانٹس پیش ہوں گے ان پر بات چیت ہوگی۔ ممبران اس مدت کے دوران سوالات لائیں گے اور ان سب پر بحث ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک لمبا سیشن ہوگا جو کافی مدت کے بعد منعقد ہو رہا ہے۔ اسمبلی اسپیکر نے بتایا کہ اس سب کی تیاریاں آج کل شد ومد سے جاری ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ''کل متعلقہ محکموں کو میں نے بلایا تھا اور تیاریوں کا جائزہ لیا اور بہتر انداز میں تمام تیاریاں چل رہی ہیں جبکہ منگل کے روز میں نے میڈیا کے افراد کو یہاں مدعو کیا ان کے مسائل پر بھی بات ہوئی اور انہیں ان کے ذمہ داریوں سے انہیں آگاہ کیا اور ہر طرح کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہیں۔'' ایک سوال کے جواب میں اسپیکر نے کہا ''میں نے پہلے ہی واضح کیا ہے کہ جب کوئی ممبر نوٹس دے گا سوال کا، رزولیوشن کا، بل کا یا کسی اور معاملے کا نوٹس اسمبلی سیکرٹریٹ میں پیش کرتا ہے اور وہ نوٹس جو ہے عمل میں آتا ہے اس کے بعد وہ منظوری کے لیے اسپیکر کو روانہ کیا جاتا ہے جب تک نہ اسپیکر اس کو منظور نہیں کرے گا تب تک اس کی تشہیر نہیں کی جائے گی۔ ہاں جب ہاؤس میں سب سے پہلے یہ ریزولیوشن آئے گا اسپیکر کی منظوری کے بعد اس کی پبلسٹی کی جا سکتی ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ رول 308 کہتا ہے جس کو اسپیکر نے پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے کہا رول 334A آف بزنس رول بھی یہی کہتا ہے انہوں نے کہا دونوں میں صاف کہا گیا ہے کہ پہلے ہی تشہیر نہیں دی جا سکتی ہے۔ انٹرویو میں انہوں نے کئی معروف کتابوں کا حوالہ دیا ہے کہ جو کوئی چیز اس کو اسپیکر کی منظوری سے پہلے تشہیر نہیں دی جا سکتی ہے۔ عبدالرحیم راتھر نے بتایا کہ مجھ پر کہی گئی ہے کہ اسپیکر مارشل لا قائم کرنا چاہتا ہے میں مارشل لا نہیں قائم کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں رولز کی پاسداری کرتا ہوں میں رولز کے مطابق چلنا چاہتا ہوں جو ممبر کو صحیح مشورہ نہیں دیا گیا ہے وہ جو باتیں کر رہے ہیں وہ رولز کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا جو بھی غلط کرے گا چاہے وہ ابھی کوئی ہو گا اس کے خلاف بھی کارروائی کریں گے۔

113

سوسائٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین کے مطابق سعودی عرب سمیت خلیجی ممالک میں روزے 13 سے 15 گھنٹے کے دورانیے کے ہوں گے۔ اسی طرح دیگر ممالک میں اپنے اپنے اوقات کار کے تحت روزے کا دورانیہ 12 سے 17 گھنٹے ہوگا۔ جیسے جیسے رمضان کے مہینے کی ساعتیں قریب آ رہی ہیں مسلمانوں میں نیکیوں کو سمیٹنے کیلئے بے تابی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

114

کے دوران ہالینڈ سے مزید دو اقسام کے پھول باغ گل لالہ کے زینت بنائے گئے جب کہ باغ گل لالہ میں 1.7 ملین ٹیولپ ملکی وغیر ملکی سیاحوں اور مقامی سیاحوں کو دیکھنے کو ملیں گے۔ باغ گل لالہ کی سیر وتفریح کے دوران ٹریفک جام سے نجات حاصل کرنے کے لیے انتظامیہ نے پارکنگ کے مزید اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ فلوریکلچر محکمے کے مطابق گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے مزید جگہ حاصل کی جا رہی ہے تاکہ باغ گل لالہ کی سیر وتفریح کے لیے آنے والے ملکی وغیر ملکی سیاحوں اور مقامی سیاحوں کو اپنی گاڑیاں پارک کرنے میں کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ محکمے کے مطابق باغ گل لالہ کی سیر وتفریح کے لیے بڑی تعداد میں ملکی وغیر ملکی سیاحوں کے آنے کے امکانات دکھائی دے رہے ہیں اور بڑی شدت کے ساتھ سیاح باغ گل لالہ کے کھلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

Union Territory of Jammu & Kashmir
Department of Agriculture & Farmers Welfare
Office of the Chief Agriculture Officer Srinagar

Subject: Advertisement notice for engagement of Krishi Udyamis (KUs) Agricultural Entrepreneur in the district Srinagar.

Applications on prescribed format are invited from eligible candidates for engagement as Krishi Udyami (KU) on contractual basis for a period of two years (Extendable) subject to the terms and conditions laid down in contract agreement.

S.No	Details	Description
1	Position	Krishi Udyami (KU) (Agricultural Entrepreneur)
2	Number of Positions	01 [illegible] as per the enclosed details, [illegible] given as under: S.No / Name of KKG / Name of Panchayat / Block 01 / Fagir Gujri AKE / Fagir Gujri A / Harwan
3	Duration Engagement	Initially for a period of 2 Years, with the possibility of annual extensions.
4	Qualification	Diploma in Agriculture & Allied Fields or Graduation in science (BSc), Graduation in Agriculture and Allied Fields. (BSc/BVSc) Additional preference will be given to the candidates possessing post-graduation science/Agri & Allied) &computers diplomas/certification Diploma courses: Diploma in Agriculture,Horticulture,Veterinary Sciences,Forestry,Fisheries,Sericulture,agri Engineering,NH LBAT from government recognized institution Agri Allied courses: BSc in agriculture, Horticulture, Forestry, Fisheries, Sericulture, B.Tech in agriculture engineering, and BVSc & AH/ General Graduation (Science) from government recognized institution. Diploma/Certification course in computers of 3 or more month's duration from a government recognized institution.
5	Job profile	Operate Kisan Khidmat Ghars (KKGs) under the Holistic Agriculture Development Programme (HADP)
6	Remuneration	The engagement is based on a self –earning/entrepreneur basis.
7	Last date for receipt of complete applications	Application on prescribed format may be submitted in the office of Chief Agriculture office Srinagar by or before 10.03.2025 till 4.00 PM along with following documents 1. DOB 2.Marks Certificate of all qualifying examinations. 3 Domicile Certificate 4.Character certificate issued by competent authority.
8	Space requirement for Housing of KKG's(Phase II)	The Selected Krishi Udyami shall have to arrange his/her own accommodation whether owned or rented within the Panchayat Halqa as per given break up. I)Core front Office functionality 300 to 350 Sqft. II)Off-site storage arrangement to be assigned within the same Panchayat jurisdiction.
09	Age bar	Age should be between 21 to 45 Years as of the last date of submission

GENERAL TERMS AND CONDITIONS:
The complete details of the scheme and terms of terms of engagements can be had from the office of Chief Agriculture officer, Srinagar during the office hours or can be downloaded (http://hadp.jk.gov.in or http://ikapd.nic.in)

DIPK-12408/24
Dtd. 25-02-2025

Chief Agriculture Officer
Srinagar

Govt of Jammu & Kashmir

Office of the Principal Amar Singh College 131605 Cluster University Srinagar

Expression of Interest

Expression of interest is invited from the registered/authorized suppliers for supply of Newspapers and Magazines as per the list recommended by the convener Library committee for the financial year 2025-26. The EOI duly completed accompanied with the CDR of Rs.1000/-must reach this office by or before 10-03-2025 (4.00 PM). The List of the Newspapers and Magazines to be supplied with terms and conditions of the EOI can be downloaded from the official website of the college (http:www.amarsinghcollege.ac.in.

The EOI shall remain in force for the financial Year 2025-26.

Terms & Conditions:-

1. The Suppliers must have a valid GST Registration.
2. The rates shall be inclusive of all taxes and supply(s) shall be F.O.R Central Library Amar Singh College Srinagar. All the incidental charges like transportation shall be borne by the successful supplier.
3. The Expression of Interest shall remain in force for the Financial Year 2025-26.
4. Only CDR pledged to the Principal Amar Singh College Srinagar shall be accepted. Cheque/Cash shall not be accepted.
5. No representation regarding increase/withdrawal of rates already approved by the college. of successful suppliers shall be considered and no price escalation claim shall be entertained at any stage during the Financial year 2025-26.
6. The Principal Amar Singh College Srinagar reserves the right to accept or reject any tender or all tenders without assigning reasons thereof.

Sd/-
PRINCIPAL

DIPK-12438/24
Dtd. 25-02-2025

Government of Jammu & Kashmir (U T)

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER

Machinery Division Kashmir, Mechanical & Hospital Engineering Department, Kashmir.

Corrigendum 02
For Date Extension.

Name of work: - SITC of DG Set, Horizontal Multistage Pumping unit along with allied fittings and submersible pumping unit for Saffron Crop cultivated area at Bore well No. 105 under implementation of National Mission on Saffron.
Reference: This office e-NIT No: - MDSK/TS /2024-25/98 Date:08-02-2024 (Tender ID: 2024_PWDJK_272111_1)
Due to no response, the critical dates of the above referred e-NIT are hereby extended as under: -

S.No	Description	Previous Dates	Extended Dates
01.	Last date of downloading/submission of bids	24-02-2025 upto 11:00 AM	04-03-2025 upto 11:00 AM
02.	Date of opening of bids online	25-02-2025 at 02:00 PM	05-03-2025 at 02:00 PM

All other terms, conditions and specifications as stipulated in the e-NIT shall remain unchanged.

Sd/-Technical Officer
With Executive Engineer
Machinery Division, Kashmir.

DIPK-12419/24
Dtd. 25-02-2025

Government of Jammu & Kashmir

Office of the Executive Engineer, Mechanical & Hospitals Division Baramulla

(CORRIGENDUM)

SUBJECT:- CANCELLATION OF e-TENDERS.

REFERENCE:- THIS OFFICE E- NIT Nos. 52, DATED 18-10-2024, 146, DATED 18-01-2025 & 154, DATED 12-02-2025.
TENDER ID Nos:- 2024_PWDJK_261014_1,
2025_PWDJK_270627_1, 2025_PWDJK_272367_1.
The e-NIT Numbers referred above, issued for various works pertaining to this Division, has been cancelled ab initio due to Administrative reasons / and on technical grounds.

Sd/- Executive Engineer
Mechanical & Hospitals DivisionBaramulla

DIPK-12447/24
Dtd. 25-02-2027

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE INAYAT JAMAL &ASSOCIATES

In the case of
1.. SHAHIDA PARVEEN W/O DR. HABIBULLAH D/O MOHAMMAD YOUSUF SHAH R/O SANATHNAGAR SGR.
[CAVEATOR]

Versus
Public at Large
...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any appeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟۔

تحریر۔شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ ایک تہذیبی واردات تھا۔ محبت کا قلعہ تھا۔ نفسیاتی حصار تھا۔ جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا..... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔ مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔ جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہو گیا ہے۔ یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔ لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔ اور اب اگر لوگ الگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہو جاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا.... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔ اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے..... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔ کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے۔ چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔ مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔ لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔ اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہی تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی بے صرف نہ ہوا۔ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن، جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔ لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو گیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔ اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ اطلاق بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔ مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت بھی اور اس کے ساتھ اجر و ثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔ لیکن خدا کے تصور کے مبہم ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ ٹوٹتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔ یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔ خاندان نہیں ہو گا تو انسانی نسل فنا ہو جائے گی۔ خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کر دیا۔ اس تعلق کی اہمیت بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔ خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہو جاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے مدار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔ خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور خود دار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔ میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔ محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔ محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبّب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کارِ عجب

محبت کے ''کارِ عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کر دیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کشمکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔ بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ اس میں ماں باپ کی شخصیت کو اس طرح نفی ہونا ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کر دیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کر دیتی ہے۔ لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کر دیتی ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کر دیں، یا ان کو بالکل کر ڈالیں۔ لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی ایک پنا لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں کی بہن بھائیوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے دکھ، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے فقدان نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہو چکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی لوگوں کی زندگی کا ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو رہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کو حقیقی معنوں میں اپنا خدا پیدا کر کے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کر لی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھہری۔ اسی سے علم و ہنر منسوب ہو گئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کر دی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس بیس اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہو چکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہو گئی ہیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔ لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

۔ڈاکٹر عبدالغنی فاروق۔

حسین رؤف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کار فرما ہوتے ہیں، لیکن جہاں تک میری افتادِ طبع کا تعلق ہے میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی الہامی کتب اور نتائج فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔ تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہو گیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کر دیا بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تیرہ و تاریک دعاوی سے مطمئن ہو سکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کی ان تعلیمات کو قبول کر سکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گفتار بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کر لیا مگر بعض کو یکسر مسترد کر دیا۔ مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کر لیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک مت میں میں نے پر اسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اس کے بعد میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کر دیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ در گور کر دیا گیا ہے کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندو مت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظریے کا محض ردعمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندو مت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہو سکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کر لینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (265-336 قبل مسیح) جس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ تاالسانی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کر سکتا تھا مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعث نجات ہو سکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترک دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وارا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو کلی کی فکر نہ کرو یا جنگل کے کنول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہو سکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہو سکتی ہے ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمہ قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آ سکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آ سکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

میں بیان نہیں کر سکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آ گئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرون مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پر شوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرون مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پر شوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

پاکستان چیمپئنز ٹرافی کے چھٹے روز ایونٹ سے باہر

ویب ڈیسک // پاکستان میں جاری چیمپئنز ٹرافی کے ابتدائی چھ دنوں میں ہی میزبان ٹیم ایونٹ سے باہر ہوگئی ہے۔ بی بی سی اردو کی رپورٹ کے مطابق یہاں بات ہو رہی ہے پاکستانی کرکٹ ٹیم کی جسے ایونٹ میں اپنے دونوں میچز میں بری کارکردگی کی وجہ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اب آج کا میچ یوں تھا تو نیوزی لینڈ اور بنگلہ دیش کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان مگر پاکستانی فینز بنگلہ دیش کے لیے دعا گو تھے۔ بہت سے دیگر ایونٹس کی طرح پاکستانی فینز نے اپنی ٹیم کی بری کارکردگی کے بعد قلم جھاڑا اور حساب کتاب شروع کیا جس کے بعد پتہ یہ چلا کہ جناب اگر راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم میں ہونے والے میچ میں بنگلہ دیش نیوزی لینڈ کو شکست دے دیتا ہے تو پاکستان کی اس ایونٹ میں رہنے کی مبہم امید باقی رہے گی۔ مگر جناب یہاں تو حالات و واقعات فینز کے حساب کتاب سے مختلف ہی رہے کیونکہ نیوزی لینڈ نے تو بنگلہ دیش کو شکست دے دی۔ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم میں ہونے والے چھٹے میچ میں نیوزی لینڈ نے بنگلہ دیش کو پانچ وکٹوں سے شکست دے دی اور اسی کے ساتھ نیوزی لینڈ نے ایونٹ کے سیمی فائنل کے لیے بھی کوالیفائی کر لیا ہے۔ تاہم اس شکست کے بعد بنگلہ دیش کی کرکٹ ٹیم بھی پاکستان کی طرح دو میچوں میں ناکامی کے بعد اس ایونٹ سے باہر ہو گئی ہے۔ نیوزی لینڈ کی اننگز کے آغاز پر ہی تسکین احمد کی نہایت عمدہ گیند پر ول ینگ بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئے۔ ابھی نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیم اپنے پہلے نقصان سے سنبھلی نہیں تھی کہ تیسرے اوور کی تیسری گیند پر ناہید رانا نے کین ولیمسن کو صرف پانچ رنز پر آؤٹ کر دیا۔

چیمپئنز ٹرافی: نیوزی لینڈ بنگلہ دیش کو شکست دے کر سیمی فائنل میں پہنچ گیا

راولپنڈی // چیمپئنز ٹرافی میں نیوزی لینڈ نے بنگلہ دیش کو 5 وکٹوں سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ پکی کر لی۔ راولپنڈی میں کھیلے گئے ایونٹ کے چھٹے میچ میں نیوزی لینڈ نے 237 رنز کا ہدف 46.1 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کیا۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے رچن رویندرا 112 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ ٹام لیتھم 55 ڈیوون کونوے 30 کین ولیمسن 5 اور ول ینگ 0 رن بنا کر پویلین لوٹے۔ گلین فلپس 21 اور مائیکل بریسویل 11 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ بنگلہ دیش کی جانب سے تسکین احمد، مستفیض الرحمان، ناہید رانا اور رشاد حسین نے 1، 1 وکٹ حاصل کی۔ اس سے قبل نیوزی لینڈ کی دعوت پر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے بنگلہ دیش نے مقررہ 50 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 236 رنز بنائے۔ بنگلہ دیش کی پہلی وکٹ 8.2 اوورز میں 45 کے مجموعی اسکور پر گری اور تنزید حسن 24 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ تیسرے نمبر پر بیٹنگ کے لیے آنے والے مہدی حسن میراج 13 رنز بنا کر پویلین لوٹے تو توحید ہردوئے 7، مشفیق الرحیم 2 محمود اللہ 4 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ نجم الحسین شانتو 77 رنز بنا کر پویلین لوٹے۔ جاکر علی نے 45، رشاد حسین نے 26 اور تسکین احمد نے 10 رنز بنائے۔ مستفیض الرحمان 3 اور ناہید رانا صفر کے اسکور پر ناٹ آؤٹ رہے۔ نیوزی لینڈ کی طرف سے مائیکل بریسویل نے 4، ول او رورک نے 2 جبکہ میٹ ہنری اور کائل جیمیسن نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ مائیکل بریسویل (چار وکٹ) اور ولیم اورورک (دو وکٹ) کی شاندار گیند بازی کی بدولت نیوزی لینڈ نے چیمپئنز ٹرافی کے چھٹے میچ میں پہلے بلے بازی کرتے ہوئے بنگلہ دیش کو 236 رنز تک محدود کر دیا۔

پاکستان میں ویراٹ کوہلی کی پذیرائی پر نفرت کا زہر اگلتا میڈیا بھی حیران

دوبئی //

چیمپئنز ٹرافی 2025 کے پاک بھارت میچ میں پاکستانی شائقین کی جانب سے ویراٹ کوہلی کو ملنے والی بے پناہ پذیرائی نے پاکستان کے خلاف بھیانک زہر اگلنے والے بھارتی میڈیا کو حیران و پریشان کر دیا ہے۔ گزشتہ روز دبئی میں ہونے والے پاکستان اور بھارت کے درمیان کھیلے گئے میچ میں ویراٹ کوہلی نے اپنی شاندار سنچری سے بھارتی ٹیم کو فتح دلائی لیکن دلچسپ بات یہ رہی کہ پاکستانی شائقین نے بھی کوہلی کی اس کارکردگی کو بے حد سراہا۔ یہ منظر نامہ بھارتی میڈیا کے لیے حیرت کا باعث بنا ہوا ہے، جو اکثر پاکستان اور بھارت کے درمیان کھیلے جانے والے میچوں کو ایک جنگ کی طرح پیش کرتا ہے۔ لیکن پاکستانیوں نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ وہ کھیل کے میدان میں کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، چاہے وہ کسی بھی ملک کے کیوں نہ ہوں۔ ویراٹ کوہلی، جنہیں بھارتی کرکٹ کا سب سے بڑا اثاثہ مانا جاتا ہے، نے اپنی بیٹنگ کے ذریعے بھارت کو کامیابی کی راہ پر گامزن کیا۔ ان کی سنچری نے نہ صرف بھارتی شائقین کو خوشی سے سرشار کر دیا بلکہ پاکستانی شائقین بھی ان کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرنے سے دور نہ رہے۔ یہ منظر دیکھ کر بھارتی میڈیا، جو اکثر پروپیگنڈا پر انحصار کرتا ہے، یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ عام عوام دونوں ممالک کے درمیان نفرت کی فضا پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔ ہندوستان ٹائمز نے اپنی رپورٹ میں پاکستانی اخبارات کے حوالے دیتے ہوئے لکھا کہ پاکستانی میڈیا نے بھی کوہلی کی کارکردگی کو بے حد سراہا ہے۔

پاکستان کی مایوس کُن کارکردگی سے شائقین سمیت سابق کرکٹرز بھی ناراض

ویب ڈیسک // آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے ابتدائی اہم میچ میں پاکستان کی مایوس کن کارکردگی سے نا صرف پاکستانی شائقین کرکٹ نالاں ہیں بلکہ شعیب اختر جیسے سابق کرکٹرز اس شکست کو ہضم نہیں کر پا رہے۔ شعیب اختر نے میچ کے اختتام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہیں افسوس ہے کوئی حیرت نہیں ہے۔ انڈیا نے اپنی شہرت کے مطابق میچ میں اپنی برتری ثابت کی جبکہ ویراٹ کوہلی نے ایک بار پھر بتا دیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف کتنے اہم ہیں اور ہدف کا تعاقب کرنے میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ دوسری جانب سوشل میڈیا صارفین اس بات پر بھی تبصرے کر رہے ہیں کہ اس سے قبل انہوں نے انڈیا اور پاکستان کے میچ اس سے زیادہ یکطرفہ میچ نہیں دیکھا جس میں کوئی موڑ آیا اور نہ ہی امید دلانے والا کوئی لمحہ۔ پاکستانی کھلاڑیوں نے 1980 کی دہائی کی کرکٹ کھیلی۔ 300 میں سے تقریباً 150 گیندیں ڈاٹ کھیلیں، رن آؤٹ ہوئے اور کیچز ڈراپ کیے۔ ایسے میں ابرار احمد نے اپنے سوال کو بلند کھا اور الطاف نے بلے بازوں کو کچھ کر کھیلنے کا موقع نہیں دیا۔ جب انھوں نے ان فارم بیٹر شبمن گل کو بولڈ کیا تو کمنٹیٹرز نے ان کی اس گیند کو بہترین گیند قرار دیا۔ اس کے بعد ابرار احمد نے اپنی آنکھوں کے اشارے سے شبمن گل کو جس طرح سے میدان سے جانے کے لیے کہا، ان کی یہ ادا بہت سے ناظرین کو پسند نہیں آئی اور انڈیا میں انھیں اس کے لیے ٹرولنگ کا سامنا ہے۔ سوشل میڈیا پر جہاں کوہلی ان کی 51 ویں سنچری، ان کے سب سے تیز 14000 رنز کی تعریف ہو رہی ہے وہیں انھیں پاکستانی کھلاڑیوں کے ساتھ منکسرانہ رویہ دکھانے پر تنقید کا سامنا ہے۔ ابرار احمد کو صرف انڈیا میں ٹرول کیا جا رہا ہے بلکہ پاکستانی صارفین کی جانب سے بھی تنقید کا سامنا ہے اور ان کے بہت سارے میمز شیئر کیے جا رہے ہیں۔ جی نیوز نامی ایک صارف نے کوہلی کے ابرار سے ہاتھ ملانے پر بھی تنقید کی ہے اور لکھا ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں سے یہ کوہلی کی کیسی محبت ہے، مجھے بالکل سمجھ نہیں آتا۔ ابرار سے ہاتھ ملانے کی کیا ضرورت ہے جو آؤٹ ہونے کے بعد گل کا مذاق اڑا رہے تھے۔ وہ (کوہلی) تمام ٹیموں کے خلاف غصہ و جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن جب پاکستان کی بات آتی ہے تو وہ منکسر دکھائی دیتے ہیں۔ زیادہ تر نامی ایک صارف نے لکھا کہ ابرار احمد پر تنقید کرنے والا کوئی بھی پاکستانی احمق ہے۔ وہ در حقیقت اس (کرکٹ) کے لیے سب سے زیادہ احترام کے مستحق ہیں کہ جس طرح انھوں نے جارحیت کا مظاہرہ کیا۔ ہمارے باقی تمام بہترین کھلاڑیوں پر خوف طاری تھا۔ ناصر الدین صارفین اپنی ٹیم کی شکست کا جشن منا رہے ہیں بلکہ سست اور بے حسی اس حوالے سے

لکھ رہے ہیں۔ پاکستان کی شکست کے بعد ونی یوسف نے اپنے انسٹاگرام پر لکھا: 'پڑوسی ملک سے اچھی خبر سننے میں آئی ہے۔ امید ہے کہ یہ صرف لوگ بھی سنیں گے۔' پاکستان کی ناقص کارکردگی کے باعث اکثر صارفین سوشل میڈیا پر ٹیم کوچ، سلیکٹرز اور چیئرمین پی سی بی محسن نقوی کو شدید تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اکثر صارفین یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ پاکستان اس ٹورنامنٹ کی میزبانی کر رہا ہے اسی میں پہلے ہی راؤنڈ میں باہر ہونے جا رہا ہے۔ اس بارے میں بات کرتے ہوئے ایک صارف نے سلیکٹرز کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ سب کو معلوم تھا کہ ٹیم میں کس کی جگہ بنتی ہے سوائے کوچ سلیکٹرز اور محسن نقوی کے۔ ایک اور صارف نے لکھا کہ کوچ اور سلیکٹرز کو ہٹا دیں اور یہ سوال بہت ضروری ہے۔ پاکستان کے سابق کپتان وسیم اکرم نے بھی اس حوالے سے ایک پروگرام میں بات کرتے ہوئے سلیکٹرز کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ ٹورنامنٹ کے بعد سلیکٹرز، کوچ اور کپتان کو بٹھایا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ انھوں نے یہ کیسی ٹیم بنائی ہے۔ پاکستان کے سابق کپتان محمد حفیظ نے ایک پروگرام میں بات کرتے ہوئے کہا کہ جیسی ٹیم سلیکٹ کی گئی ہے اس کے حساب سے یہی ہونا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس ٹیم میں اوپنر کون ہے اور تیسرے نمبر پر کون ہے اور پانچواں بولر کون کھیلے گا؟ پاکستان کے سابق فاسٹ بولر نے کہا کہ جب صلاحیت ہی نہیں ہے تو پھر یار جارحانہ بیٹنگ کیسے ہوگی۔ میکسویل جیسی بیٹنگ کرنے کے لیے صلاحیت کی ضرورت ہے۔ مومن ثاقب نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ویڈیو پیغام میں کہا کہ ہم آپ کی حمایت کرنا چاہتے ہیں لیکن اب الفاظ بھی ختم ہو چکے ہیں۔ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے اہم میچ میں انڈیا نے ویراٹ کوہلی کی شاندار سنچری کی بدولت پاکستان کو با آسانی چھ وکٹوں سے شکست دی تھی۔ دبئی کرکٹ سٹیڈیم میں کھیلے جانے والے میچ میں انڈیا نے کھیل کے ہر شعبے میں پاکستانی ٹیم کو آؤٹ کلاس کیا جبکہ گرین شرٹس نے سست بیٹنگ کے بعد کمزور بولنگ اور فیلڈنگ کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا اور پاکستانی بیٹرز مقررہ پچاس اوورز بھی مکمل نہ کھیل پائے اور دو گیندیں قبل ہی پوری ٹیم 241 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ پاکستان کے 241 رنز کے ہدف کے تعاقب میں انڈیا نے اننگز کا جارحانہ اور پر اعتماد انداز میں آغاز کیا اور مطلوبہ ہدف 42.3 اوورز میں چار وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ ویراٹ کوہلی نے نہ صرف اس میچ میں ون ڈے انٹرنیشنل میں اپنے 14 ہزار رنز مکمل کیے بلکہ میچ کی آخری گیند پر چوکا لگا کر اپنی 51 ویں سنچری بھی مکمل کی۔

یہ پاکستان کرکٹ بورڈ ہے یا کوئی فرنچائز کمپنی؟

ویب ڈیسک // کوشش کر کے بھی جو کام نہ ہو سکا وہ محسن نقوی نے کر دکھایا ہے۔ اس سے کہیں بڑا کارنامہ روحت شرما کی ٹیم نے کر دکھایا اور ستم یہ کہ معاملہ اٹھانے میں انہیں زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑی۔ جو پاکستان خود اپنی ہی کوتاہیوں کے ہاتھوں ڈھیر ہو گیا۔ جو رونق میزبانی کا پایا کے تلطف سے پاکستان میں آئی تھی، اب اسے ایونٹ سے بے دخلی کی سسکیوں میں منہ چھپانا ہے کہ پی سی بی کو میاں اس ایونٹ کی کامیابی پر تو خوب رہا مگر اس ایونٹ میں ٹیم کی کامیابی کیسے ہوتی یہ سب کچھ شخص اپنا اور لیپ ٹاپ پر چھوڑ دیا گیا۔ جو عوامت پاکستان نے دبئی میں کمائی اس کی ذمہ داری ٹیم تو ہے ہی مگر اس کے لیے سب سے بڑا قصور اسلام آباد کی ٹیم کو جانا چاہیے جنہوں نے اپنی ہوم گراؤنڈ کے لیے ٹیم چنتے ہوئے یہ سوچا بھی نہ کہ یہاں دو ہفتے بعد ٹیم کی ضرورت ہوں گے۔ دنیا کے مختلف ملکوں سے کھلاڑیوں کے مستقبل جھانکنے والے یہ ذرا تصور کریں کہ لیپ ٹاپ کی سکرینوں کے حضور بیٹھ کر جب ٹیم بنے تو کیا جانتے تھے کہ دبئی میں جب ان کا ٹاکرا ہو گا تو پورے ایک برس کی بنیاد پر چننے والی ٹیم ہوگی؟ جن ٹیموں کے سبب پاکستان نے ماضی میں آسٹریلیا جا کر تاریخ ساز فتح حاصل کی اور جنوبی افریقہ میں بھی تاریخ ساز فتح حاصل کی وہ بھی با صلاحیت نام چیمپئنز ٹرافی آتے ہی جانے کن وجوہات کی بنا پر الماریوں میں کیوں سنبھال لیے گئے؟

پی ایس ایل کا ابتدائی شیڈول تیار، اہم اسٹیڈیم کو میزبانی نہ ملنے کا امکان

کراچی // پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) کے 10 ویں ایڈیشن کے میچوں کے لیے ابتدائی شیڈول تیار کر لیا ہے۔ تیار کیے گئے ابتدائی شیڈول میں پشاور کو بطور وینیو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ فرنچائزز سے مشاورت کے بعد ہی شیڈول جاری کیا جائے گا۔ پی ایس ایل سے قبل پشاور زلمی نمائشی میچ دیے جانے کا امکان ہے۔ پشاور زلمی اور ملتان سلطان کے درمیان نمائشی میچ کرانے کی تجویز سامنے آئی ہے، جبکہ صوبائی وزیر کھیل کا کہنا ہے کہ پی سی بی نے 25 اپریل کو پشاور میں میچ کرانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ پشاور کا اسٹیڈیم بروقت تیار نہ ہونے کی وجہ سے پی ایس ایل کے 10 ویں ایڈیشن کی میزبانی سے بھی محروم ہونے کا امکان ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ پی ایس ایل کے 10 ویں ایڈیشن کا ابتدائی شیڈول تیار کر لیا گیا ہے، پہلا میچ 8 اپریل کو پنڈی میں پشاور زلمی اور اسلام آباد یونائیٹڈ کے درمیان ہونے کا امکان ہے۔ پی سی بی ذرائع کے مطابق حتمی شیڈول فرنچائز سے مشاورت کے بعد جاری کیا جائے گا، پلے آف اور فائنل کے سب سے زیادہ میچز پنڈی میں رکھے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں پی ایس ایل کے ڈائریکٹر سلمان نصیر سے رابطہ کیا گیا لیکن انہوں نے اس حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا جبکہ پی سی بی کی میڈیا ٹیم نے بھی پشاور کو پی ایس ایل کی میزبانی دیے یا نہ دینے کے حوالے سے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

ویراٹ کوہلی کی سنچری پر انوشکا خوشی سے سرشار

دوبئی // بھارتی اسٹار کرکٹر ویراٹ کوہلی کی پاکستان کے خلاف شاندار بیٹنگ پر اہلیہ انوشکا شرما خوشی سے سرشار ہیں۔ انہوں نے اپنے ردعمل سے شائقین کے دل جیت لیے۔ ویراٹ کوہلی کی شاندار بلے بازی پر ان کی اہلیہ اور بالی ووڈ اداکارہ انوشکا شرما کا ردعمل بھی سامنے آگیا ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے انٹرنیٹ پر وائرل ہو گیا۔ انہوں نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری پر جذبات کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے ویراٹ کوہلی کی جشن مناتے تصویر شیئر کی ہے اور ساتھ میں دل اور ہاتھ جوڑنے کا ایموجی بنا کر محبت کا اظہار کیا ہے۔ واضح رہے کہ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں پاک بھارت میچ کے دوران ویراٹ کوہلی نے بہترین بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاندار سنچری اسکور کی تھی۔

ابوجھمار چیمپئن بات میر الحسن کا انعقاد نارائن پور میں / رمن ڈیکا

رائے پور // چھتیس گڑھ کے گورنر رمن ڈیکا نے پیر کو اپنے خطاب میں کہا کہ بستر اولمپک کھیلوں کے کامیاب انعقاد کے بعد میری سرکار نارائن پور ضلع میں ابوجھماڑ پیس ہاف میراتھن کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔ آج اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اپنے 58 نکاتی ایجنڈے کا خاکہ پیش کرتے ہوئے مسٹر ڈیکا نے کہا، میری سرکار کا ماننا ہے کہ کھیل عام لوگوں میں جوش و خروش پیدا کرتے ہیں۔ اس کے لیے ہم کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کو مسلسل فروغ دے رہے ہیں۔ ریاست کے بات احترام میں نے کھیلو انڈیا سنٹر شروع کیے گئے ہیں۔ میری حکومت نے پچھلے سالوں کے دوران ہم کھیلوں کی ذکر اور ذہنی کھلاڑیوں کو دیے ہیں۔ بستر اولمپک گیمز کے کامیاب انعقاد کے بعد میری حکومت نارائن پور ضلع میں ابوجھماڑ پیس ہاف میراتھن کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔

چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان کے سفر کا انحصار بنگلہ دیش پر

کراچی // بنگلہ دیش جیتے گا تو پاکستان بچے گا، آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی 2025 میں پاکستان کے سفر کا انحصار بنگلہ دیش پر ہے۔ راولپنڈی میں کھیلے جانے والے چیمپئنز ٹرافی کے اہم میچ میں بنگلہ دیش نے نیوزی لینڈ کو جیت کیلئے 237 رنز کا ہدف دے دیا، نیوزی لینڈ نے ہدف حاصل کر لیا تو پاکستان کی چھٹی ہو جائے گی۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان محمد رضوان کی بھارت سے شکست کے بعد ہی اپنے سفر کا اختتام مان چکے ہیں، محمد رضوان کا کہنا تھا کہ نیوزی لینڈ اور بھارت سے ہارنے کے بعد اب یہاں کی امید ہے کہ وہ حالات پر یقین نہیں رکھتے، دیکھتا ہے کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ نیوزی لینڈ نے اپنے پہلے میچ میں پاکستان کو شکست دے دی تھی جبکہ بنگلہ دیش کو بھارت نے ہرایا تھا۔ پاکستان کو چیمپئنز ٹرافی میں رہنا ہے تو بنگلہ دیش کو آج نیوزی لینڈ کو ہرانا ہوگا جو بنگلہ دیش کی جیت پر ہی ممکن ہے جس کے بعد رن ریٹ پر فیصلہ ہوگا۔

پنک لیڈیز کپ میں روس نے 2-0 سے ہرا دیا

شارجہ (یو اے این) // ہندوستان کی سینئر خواتین فٹبال ٹیم کو پنک لیڈیز کپ کے اپنے دوسرے میچ میں روس کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اتوار کی شب الحمرا سپورٹس کمپلیکس اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں روس نے ہندوستان کو دو صفر سے شکست دی۔ روس کے لیے کھیلے اور جوش سے پہلے ہاف میں 25 ویں منٹ میں گول کر کے اپنی ٹیم کو برتری دلائی۔

وسیم اکرم پاکستانی ٹیم پر سخت برہم، 6 بڑے نام فارغ کرنے کا مطالبہ

کراچی // سابق کپتان وسیم اکرم نے چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان ٹیم کی بدترین کارکردگی پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ بھارتی ٹی وی پر میچ کے بعد ایک تجزیے میں وسیم اکرم نے ٹیم کی ناقص کارکردگی، کمزور حکمت عملی اور فیلڈنگ پر شدید تنقید کی۔ وسیم اکرم کا کہنا تھا کہ پاکستان کرکٹ ٹیم شکستوں کی عادی ہو چکی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ بے خوف اور باصلاحیت نوجوان کرکٹرز لائیں جن کے اندر کوئی خوف نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ چاہے جتنی پانچ چھ بڑے ناموں کو ٹیم سے نکالنا پڑے نکالا جائے اور بے شک ٹیم چھ مہینے ہارتی رہے لیکن نوجوان لڑکوں کو ٹیم میں لا کر ان کا اعتماد بحال کریں۔ وسیم اکرم نے کہا کہ 2026 ورلڈ کپ کیلئے ٹیم کی تیاری ابھی سے شروع کرنی ہوگی، بہت ہو گیا، جو کھلاڑی 6 سال سے بہت کھیل رہے ہیں، ان کو آرام دیا جائے۔ وسیم اکرم نے کہا کہ پاکستان کے پانچ میچوں میں سے ایک ملا کر 60 ڈاٹ بال پر 24 وکٹیں گئی ہیں۔ سابق فاسٹ بولر کا کہنا تھا کہ ون ڈے کرکٹ میں اس سال 14 ممالک کی ٹیموں میں سے پاکستان کی ہو رہی ہے اور ان میں امریکہ بھی شامل ہیں۔ پاکستان کی بولنگ دوسری بدترین رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم مینجمنٹ کو بھی آگے سے پیچھے ہونے کو کہا ہے۔ پی سی بی مینجمنٹ میں بھی کچھ تبدیلیاں لانی ہوں گی۔ پاکستان کی کیا ٹیم بنا دیتے ہیں، وسیم اکرم نے کہا ہم جیتے ہارے تھے۔ اسکواڈ میں ایک اچھا اسپنر ہونا چاہیے تھا۔ ہم ہوتے ہی ایک ہی تو دیکھا ہے کہ اسکواڈ میں اب بتایا کہ انہوں نے ایک گھنٹے کی میٹنگ کی اور اسکواڈ کے ساتھ باہر آ گئے۔

ہندوستانی ٹیبل ٹینس کی آئیکون / موما داس

نئی دہلی //

موما داس ٹیبل ٹینس کی ایک ہندوستانی آئیکون سمجھی جاتی ہیں۔ وہ اپنی گیم کو بروقت بدلنے والی ذہنیت کے لیے مشہور ہیں۔ انہوں نے 19 کامن ویلتھ گیمز میں شرکت کر کے ریکارڈ توڑا ہے اور قومی اور بین الاقوامی سطح پر 100 تمغوں کی متاثر کن تعداد حاصل کی ہے۔ مغربی بنگال کے نارتھ کلکتہ میں 24 فروری 1984 کو پیدا ہونے والی موما داس ایک ماہر ہندوستانی ٹیبل ٹینس کھلاڑی ہیں۔ دو دہائیوں پر مشتمل اپنے ٹیبل ٹینس کیرئیر کے ساتھ وہ ملک میں اس کھیل کی ایک اہم شخصیت رہی ہیں۔ متعدد بار قومی چیمپئن نے اپنی غیر معمولی مہارت اور لگن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بین الاقوامی کھیلوں میں ہندوستان کی نمائندگی کی ہے۔ داس نے ہندوستان میں ٹیبل ٹینس کو مقبول بنانے اور کھلاڑیوں کی نئی نسل کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اپنی کھیلوں کی کامیابیوں کے علاوہ، انہیں ہندوستانی ٹیبل ٹینس میں ان کی خدمات کے لیے باوقار ارجن ایوارڈ سے سرفراز کیا جا چکا ہے۔ موما داس ملک کے کھیلوں کے منظر نامے میں ایک قابل احترام شخصیت ہیں۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں بہت کامیابیاں حاصل کی ہیں جن میں میلبورن میں منعقدہ 2006 کے کامن ویلتھ گیمز کو خواتین کی ٹیم پر مشتمل تھا، جس میں انہوں نے کانسہ کا تمغہ جیتا تھا۔ سال 2010 کے کامن ویلتھ گیمز میں خواتین کے ٹیم ایونٹ میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ سال 2015 کی کامن ویلتھ چیمپئن شپ میں 2 تمغے یعنی چاندی اور کانسہ جیتنے والی وہ پہلی ہندوستانی خاتون ٹیبل ٹینس کھلاڑی ہیں۔ موما کے پاس جنوبی ایشیائی کھیلوں میں ٹیبل ٹینس کھلاڑی کے ذریعے سب سے زیادہ سونے کے آٹھ تمغے جیتنے کا ریکارڈ موجود ہے۔ ساؤتھ ایشین گیمز 2016 میں ٹیم ایونٹ میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ اس کے بعد کامن ویلتھ گیمز 2018 میں خواتین کی ٹیم میں سونے کا تمغہ اور خواتین کے ڈبلز میں چاندی کا تمغہ جیتا۔ داس بھی چیمپئنز کو کامیابی کے اگلے مرحلے کی طرف ایک موقع کے طور پر دیکھا کرتی ہیں۔ وہ بھی چیمپئنز کو سبق کے طور پر قبول کرتی ہیں اور کھیلوں کے تئیں اپنی لگن اور محنت سے ان پر قابو پانے کی کوشش کرتی ہیں۔ داس ہفتے میں کم از کم پانچ دن آٹھ گھنٹے کی سخت تربیت کرتی ہیں۔ اس میں عام طور پر صبح تقریباً چھ گھنٹے کی مشق اور شام کے تمام اوقات کے درمیان دو گھنٹے وارم اپ اور ورزش شامل ہوتی ہے۔ سال 2019 کے اوائل میں ہنگری میں سینئر ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ ان کا آخری ٹورنامنٹ تھا۔ اسی سال وہ ایک بچے ماں بن گئی تھیں جس کی وجہ سے وہ ایک سال تک مسابقتی میدان سے دور رہیں۔ جیسے ہی وہ 2020 کے اوائل میں میدان میں واپس آنے کی تیاری کر رہی تھیں کووڈ-19 کی وبا نے دنیا بھر کے تمام کھیلوں کے ٹورنامنٹس کو متاثر کیا اور روک دیا۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,